ہم جو دوست ٹھہرے از حافی بلوچ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

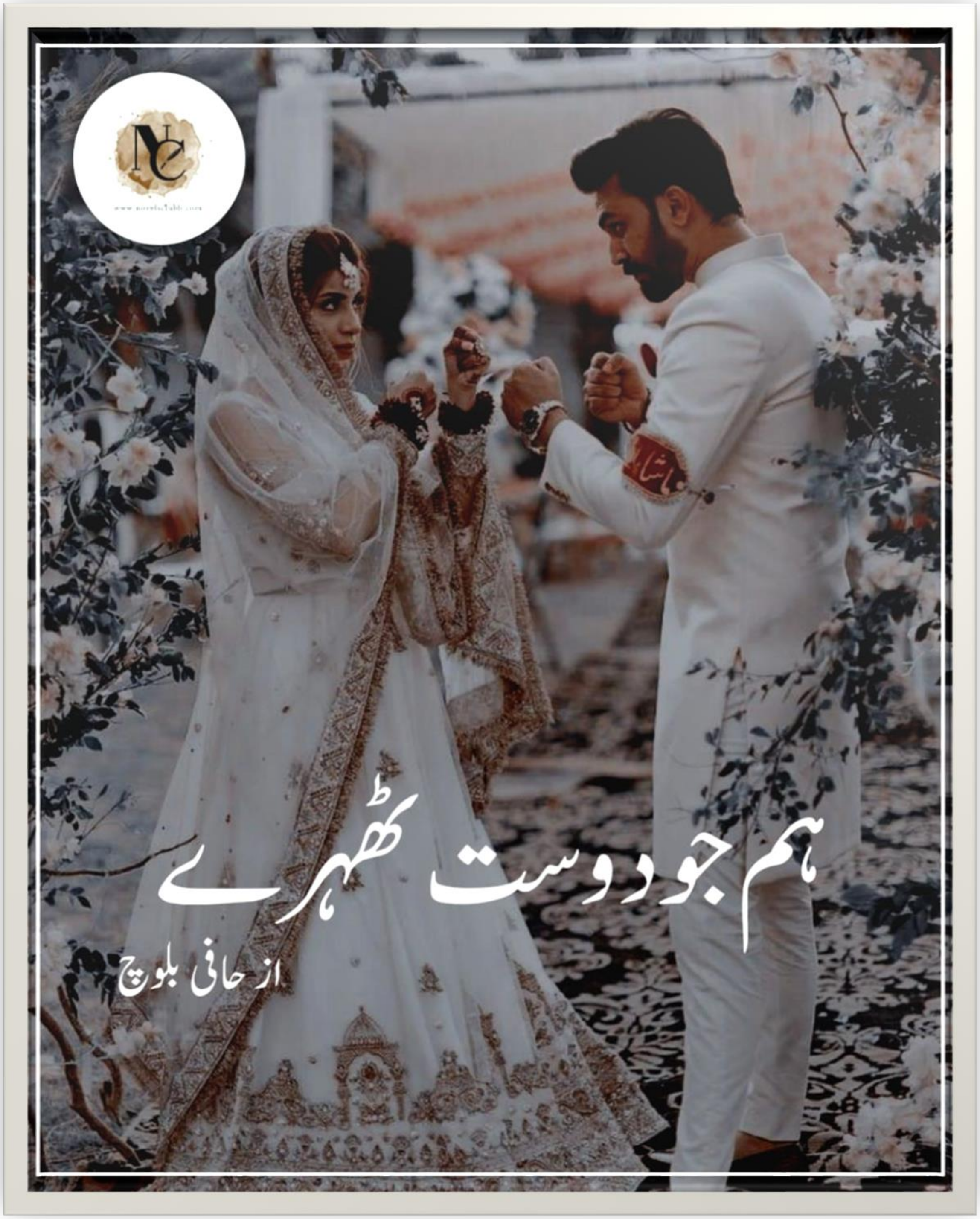

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہم جو دوست ٹھہرے

از قلم حافی بلوچ

یونیورسٹی میں آج معمول کے مطابق ماحول خوشگوار لگ رہا ہے۔نئے آنے والے سٹوڈینٹس کے دلوں میں کچھ کر لینے کا جذبہ اور پرانے سٹوڈنٹس نئے آنے والوں کی ریگنگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔بلیک پینٹ شرٹ اور آنکھوں پہ چشمہ لگائے وہ اپنے دوستوں کے درمیان بیٹھا کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا ہے۔یار غازان میں کب سے تجھے ڈھونڈھ رہا ہوں تم یہاں بیٹھے ہو۔اس کے دوست

www.novelsclubb.com

وقاص نے قریب آکر بولا۔ہاں وقاص بولو کیا بات ہے؟غازان نے سر اوپر اٹھا کر کہا۔یار بھول گئے ہو کیا پلاننگ کیا تھا ہم نے وقاص نے جیسے اسے کچھ یاد دلایا اوہ شٹ آج تو ہمارے جونیئرز آئے ہوئے ہیں غازان نے مسکرا کر وقاص کی طرف دیکھا یار وہی تو کہہ رہا ہوں نہ آؤ چلیں جونیئرز کی ریگنگ کرتے ہیں۔وہ سارے ایک ساتھ قہقہ لگا کر غازان کی قیادت میں جونیئرز کے کلاس کی طرف بڑھنے لگے ۔غازان جیسے ہی کلاس روم میں داخل ہوا عادت کے مطابق ادھر ادھر کلاس کا جائزا لینے لگا۔پچھلی چیئر پر بیٹھی اس لڑکی پر جب غازان کی نظر پڑی تو اس کے پاؤں سے جیسے زمین نکل گئی۔ جس لڑکی کے بارے میں وہ پچھلے دو ہفتے سے سوچ رہا تھا اس کو یوں سامنے دیکھ کر اسے یقین نہیں آرہا تھا۔اسے یہ سب کسی خواب کی طرح لگنے لگا۔ہر سال ریگنگ کرنے میں غازان بہت مشہور تھا آج اس کے دوست غازان کو یوں کچھ کیے بغیر پاگلوں کی طرح کھڑا دیکھ کر حیران رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

اُشنہ آپ اور یہاں مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا غازان کے تو جیسے ہوش اڑ گئے۔ غازان کے دوستوں سمیت پوری کلاس حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ یہ غازان کو کیا ہوا ہے وقاص نے حیرانگی سے کہا۔ تم لوگ باہر چلو میں تم لوگوں بتاتا ہوں ۔غازان کا جگری دوست فرحان انھیں باہر لے آیا اور سب کچھ انھیں تفصیل سے بتا دیا۔ اُشنہ اور اس کی دوست غزالہ بھی غازان کے ساتھ باہر آ گئیں۔

غازان تو اُشنہ کی کالی بڑی جھیل سی آنکھوں باریک کٹ دار پنک ہونٹ دودھیا گلابی رنگت چہرے کی معصومیت میں کھو گیا تھا۔ دوسری طرف اُشنہ کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا وہ بھی دیوانہ وار غازان کو دیکھے جا رہی تھی۔ کیسے ہیں آپ اُشنہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس کی دوست غزالہ غازان سے مخاطب ہوئی اور اُشنہ پہلے کی طرح خاموش کھڑی اپنے دونوں ہاتھوں کو انگلیاں رگڑ رہی تھی۔ جی میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں غازان نے جوابا حال پوچھا لیکن دھیان کسی اور کی طرف

www.novelsclubb.com

تھا۔جی میں بھی ٹھیک ہوں۔یوں کچھ دیر تک ان کے درمیان باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

—

دو ہفتے پہلے

خوبصورت موسم اور آسمان پہ گھرے نیلے بادل کی وجہ سے سے پہاڑ کا منظر بہت دلکش نظر آرہا ہے۔پہاڑوں کے درمیان بہتی ندی کی آواز کانوں میں سرور پیدا کر رہی ہے۔ایسے میں وہ دونوں ادھر ادھر دیکھنے کی بجائے اوپر پہاڑ کی طرف رواں دواں ہے غازان یار میرے تو پاؤں شل ہو گئے ہیں مجھ سے اور اوپر نہیں چڑھا جاتا فرحان نے ہانپتے ہوئے کہا۔ارے یار اتنے ہٹے کٹے ہو اتنی چھوٹی سی پہاڑی پر بھی نہیں چڑھ سکتے غازان نے مسکراتے ہوئے اس کا مذاق اڑانا چاہتے ہوئے بھی

فرحان اپنی ہنسی نہیں روک پایا تقریبا دس منٹ کے باد وہ دونوں پہاڑ پر چڑھنے میں کامیاب ہو گئے

غازان اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ شکل و صورت میں بڑی بڑی کالی آنکھیں اور گورا رنگ اور نین نقش ایسا کہ جو کوئی بھی اسے پہلی بار دیکھتا تو اس کا دیوانہ ہو جاتا۔غازان کے والد ملک افنان شہر کے بڑے بزنس مین مین شمار کیے جاتے ہیں ۔ملک افنان اور سلمہ بیگم (غازان کی امی) دونوں غازان پر جان چھڑکتے ہیں ۔فرحان اس کا بچپن کا دوست تھا اسکول اور کالج میں وہ دونوں ایک ساتھ پڑھتے آ رہے ہیں۔ فرحان کے والد شجاعت خان کالج میں بطور پروفیسر اپنے فرایض سر انجام دے رہے ہیں۔ بے انتہا دولت کی وجہ سے غازان اور فرحان آزادانہ زندگی گزار رہے ہیں۔اب وہ یونیورسٹی سے چھٹیوں کی وجہ سے سیر و تفریح کے لیے گھر سے نکلے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

یار آج تو تم نے مجھے تھکا دیا ہے فرحان نے اپنے پاؤں کو دباتے ہوئے کہا۔یار بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا اتنی بڑی ورزش کرادی میں نے تمہیں میرا احسان ماننا چاہیے۔غازان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔واہ یار یہ کس قسم کی ورزش ہے فرحان نے ہنستے ہوئے کہا۔اچھا یار ذرا پانی تو دے مجھے پیاس لگی ہے۔غازان کے ہاتھ میں پانی کا بوتل دیکھ کر فرحان سے رہا نہ گیا او کے پانی تجھے دیتا ہوں لیکن ایک شرط پر غازان نے مسکراتے ہوئے کہا کونسی شرط فرحان نے حیرانگی سے کہا۔اگر تم یہ بوتل ایک ہی سانس میں پیو گے تو پانی حاضر ہے یار مجھے ایک بات بتا تو میرا دوست ہے یا دشمن اچھی دوستی نبھا رہے ہو تم فرحان نے مونہہ بناتے ہوئے کہا۔اچھا یار خفا کیوں ہو رہے ہو میں تو مذاق کر رہا تھا۔غازان نے بوتل فرحان کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔وہ دونوں ہمیشہ آپس میں لڑتے رہتے تھے اور اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

فرحان ابھی پانی پینے لگا تھا کہ غازان نے اسے کہنی مار کر چونکا دیا۔ یار فرحان سامنے تو دیکھو یہ ادھر کہاں سے آگئی ہیں؟۔ یہ تو ہماری طرف آرہی ہیں فرحان نے حیرانی سے کہا۔ تو آنے دو نہ لڑکیاں ہیں کوئی بدمعاش تھوڑی ہیں جو اتناڈر رہے ہو غازان نے اسے تھپکی دیتے ہوئے کہا۔ پانی کا بوتل ابھی تک فرحان کے ہاتھ میں تھا۔ ان کے سامنے کچھ لڑکیاں مختلف کلر کے پینٹ شرٹ میں ملبوس آکر کھڑی ہو گئیں۔

کیا ہمیں پانی مل سکتا ہے دراصل ہم بہت دیر سے یہاں گھوم پھر رہے ہیں ان میں سے ایک نے لڑکی نے آگے بڑھ کر غازان سے مخاطب ہوی۔ اس کے ہاتھ میں خالی بوتل دیکھ کر غازان کو اندازہ ہو گیا کہ شاید ان کے پاس پانی ختم ہو گیا ہے۔ ہاں ہاں کیوں نہیں فرحان نے جھٹ سے کہا اور آگے بڑھ کر پانی کا بوتل اس لڑکی کے ہاتھ میں تھما دیا۔ لیکن غازان کی نظریں اس لڑکی پر ٹک گئیں جو ان سب سے منفرد لگ رہی تھی۔ گلابی فراق اور سر پہ سفید دوپٹہ پہنے وہ سب سے حسین نظر آرہی

www.novelsclubb.com

تھی۔ جھیل جیسی گہری خوب صورت آنکھیں اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔ غازان کو ایسے لگا جیسے آسمان سے کوئی پری اتر آئی ہو۔ وہ ابھی تک دیوانہ وار اسے دیکھے جارہا تھا اچانک خالی بوتل کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں شکوہ ابھر آئی غازان سے یہ سب رہا نہ گیا۔ ارے آپ پریشان نہ ہوں فرحان میرا پانی کا بوتل لاؤ غازان نے جیسے حکم صادر کیا۔ فرحان کے بوتل کا پانی تو اس کے دوست پی گئے تھے آخر میں وہ شوخ اور چنچل لڑکی پیاسی رہ گئی۔ غازان نے آگے بڑھ کر پانی کا بوتل اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ تھینکس اس کے خوبصورت لبوں سے آواز آئی۔ پانی پی کر وہ سب چلی گئیں غازان انھیں دور جاتا دیکھتا رہا۔ اس کے ذہن میں خیالات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کیا ہو گیا ہے یار لڑکی کو نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا فرحان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔ چلو یہاں آنے کا کچھ تو فائدہ ہوا غازان دل ہی دل میں مسکرایا۔ نہیں یار ایسی کوئی بات نہیں ہے آؤ واپس چلتے ہیں غازان نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ قریب ہی ایک ہوسٹل میں رہ رہے تھے۔انھیں یہاں آئے ہوئے چھے دن ہو گئے تھے کل انہوں نے روانہ ہونا تھا۔لیکن غازان سوچ رہا تھا کیا ہی اچھا تھا کچھ دن اور ٹھہر جاتے تاکہ وہ اس حسینہ کا دیدار کر سکے شام کو دونوں نے سامان پیک کیا کھانا کھانے کے بعد غازان کے خیالوں میں دن والا منظر گھوم رہا تھا

جاوید صاحب اپنے علاقے کے ہائی اسکول میں بطور میتھ ٹیچر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اُشنہ ان کی اکلوتی بیٹی تھی گاؤں کی سبھی لڑکیاں میٹرک تک پڑھائی کر کے گھر بیٹھ جاتی تھیں۔لیکن جاوید صاحب اور شکیلہ بیگم (اُشنہ کی امی) چونکہ اشنہ سے بہت پیار کرتے تھے اس لیے وہ اس کی پڑھائی پر مکمل دھیان دے رہے تھے۔۔

غزالہ اس کی بچپن کی دوست تھی اور بچپن سے وہ دونوں ساتھ پڑھتی آرہی تھیں۔ابھی دونوں نے ایف ایس سی سیکنڈ ایئر مکمل کرلی تھی۔

ایک طرف غازان اشنہ کے پیار میں پاگل ہو رہا تھا تو دوسری طرف اُشنہ کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا وہ چاہ کر بھی غازان کے چہرے کو بھلا نہیں پائی۔اُشنہ کیا سوچ رہی ہو؟رات کو اسے یوں خیالوں میں گم دیکھ کر غزالہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ نہیں کچھ نہیں اُشنہ خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔اچھا اُشنہ کیسا رہا یہ ٹرپ غزالہ نے نرمی سے پوچھا۔غزالہ میں سوچ رہی ہوں کیا ہی اچھا تھا کچھ دن اور ٹھہر جاتے اُشنہ نے مسکراتے ہوئے کہا یہ تم کہہ رہی ہو پچھلے ہفتے میں نے پتہ نہیں کتنی منتیں کر کے تجھے ٹرپ پہ جانے کے لیے آمادہ کیا تم تو آ بھی نہیں رہی تھی۔اچھا یار اگلی بار جلدی آئیں گے فلحال تم اپنی پیکنگ کرلو کل ہمیں گھر کے لیے روانہ ہونا ہے غزالہ نے اسے تفصیل سے اگاہ کیا اور مونہہ دوسری طرف کر کے سو گئی اشنہ پھر خیالوں میں

www.novelsclubb.com

کھو گئی نیند اس سے کوسوں دور تھی اسے پتہ بھی نہیں چلا کب وہ نیند کی وادی میں چلی گئی۔

صبح کا منظر بہت دلکش تھا آج پھر وہ دونوں پہاڑ پہ اسی جگہ پہ بیٹھے ہوئے تھے فرحان نہ چاہتے ہوئے بھی غازان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ کیا آج بھی وہ یہاں آئے گی اس کے دل میں خیالات ابھرنے لگے وہ بے صبری سے ادھر ادھر دیکھے جا رہا تھا۔ لگتا ہے میرے دوست کو کسی کا انتظار ہے فرحان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا جب تک وہ فرحان کی بات کا جواب دیتا سامنے سے وہ چنچل لڑکی اپنے دوستوں کے ساتھ نمودار ہوئی جس کو اس نے اپنے ذہن میں سمایا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر غازان کی زندگی میں جیسے بہار آگئی۔

السلام علیکم کیسے ہیں؟ آپ کل والی لڑکی نے ادب سے سلام کیا۔ وعلیکم السلام ہم بلکل ٹھیک ہیں غازان نے جواباً اسے سلام کیا۔ ویسے کل آپ لوگوں نے اپنا تعارف نہیں کرایا غازان نے مسکراتے ہوئے کہا. جی میں غزالہ وہ میری دوست کنزہ اور وہ میری سب سے پیاری دوست اُشنہ غزالہ نے سب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تعارف کرایا۔ تو محترمہ کا نام اُشنہ ہے غازان نے دل ہی دل میں اس کا دوبارہ نام لیا۔

جی اور آپ سنائیں غزالہ نے ادب سے کہا۔ غازان اس کا نام غازان ہے فرحان نے جلدی سے اس کا نام لیا۔ غازان نے غصے سے فرحان کو گھورا۔

جی میں غازان اور یہ میرا دوست فرحان ہے غازان نے ادب سے اپنا تعارف کرایا۔ کچھ دیر تک ان کے درمیان باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ غازان نے نوٹ کیا کہ اُشنہ بار بار اسے دیکھ رہی تھی اسلیے وہ بے حد مسرور ہو رہا تھا۔ اتنے تک ان سب نے یہاں آنے کے بارے میں تفصیل سے ایک دوسرے کو بتایا۔ آپ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لوگوں سے مل کر ہمیں بہت اچھا لگا غزالہ نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس دوران اُشنہ نے تو جیسے چپ کرنے کی قسم کھا رکھی تھی۔جی ہمیں بھی بہت اچھا لگا غازان نے جوابا کہا۔کچھ دیر تک بات کر کے وہ سب اپنے راہ چل پڑے جب تک اُشنہ غازان کو نظر آرہی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

ناول: ہم جو دوست ٹھہرے

از قلم: حافی بلوچ

قسط نمبر:2

(حال)

www.novelsclubb.com

چھٹی کے بعد غازان اُشنہ اور غزالہ کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ کے سامنے گراسی پلاٹ میں بیٹھا ہوا تھا۔مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا ہماری ملاقات دوبارہ ہو جائے گئی غزالہ نے حیرانی سے کہا۔چلو اب تو ملاقات ہوتی رہے گی غازان نے اشنہ کی جانب منہ

پھیر کر کہا اُشنہ جو غازان کے چہرے کو بغور دیکھ رہی تھی جھٹ سے پلکیں نیچے جھکا لیں۔غازان کو اُشنہ کی یہ ادا بھا گئی۔اچھا ڈیپارٹمنٹ میں کسی قسم کا مسلہ ہو تو آپ بلا جھجک مجھے انفارم کر سکتی ہیں غازان غزالہ سے مخاطب ہوا اور کچھ دیر تک ان سے باتیں کر کے غازان فرحان کی جانب بڑھا اور اپنے گھر کو چل دیے۔جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہوا اُشنہ اسے دیکھتی رہی۔

کیا بات ہے بیٹا آج بڑے خوش لگ رہے ہو۔غازان کے گھر آتے ہی ملک افنان اس سے مخاطب ہوا دوسری طرف غازان جو اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا ایسے بوکھلا گیا جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔نہیں بابا کچھ نہیں بس ایسے ہی غازان نے مسکراتے ہوئے کہا۔اچھا بیٹا تم چلو میں تمہارے لیے کھانا بھیجواتا ہوں۔ملک افنان نے پیار سے کہا ٹھیک ہے بابا غازان اپنے کمرے میں داخل ہوا لیکن آج اُشنہ کو دیکھ کر اس کی بھوک مٹ گئی۔بیگ الماری پہ رکھ کر منہ ہاتھ دھونے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

ارے کیا سوچ رہی ہو ذرا مجھے بھی تو پتہ چلے رات کو اُشنہ کو سوچوں میں گم دیکھ کر غزالہ اس کے قریب آکر بیٹھ گئی۔ غزالہ وہ غازان کیا کرنے آیا ہوا تھا یونیورسٹی میں اُشنہ نے سنجیدگی سے کہا۔ میری جان یونیورسٹی میں لوگ پڑھنے ہی آتے ہیں غزالہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ نہیں یار میرا مطلب وہ ہماری کلاس میں کیوں آئے اشنہ نے پھر سے معصومانہ سوال کیا۔ غازان ہمارا سینئر ہے غزالہ نے اسے جیسے یاد دلایا۔ ویسے تم یہ سب کیوں پوچھ رہی ہو۔ نہیں بس ایسے ہی اُشنہ نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔ اچھا یہ بتاؤ اپنی امی سے بات ہوئی غزالہ نے اسے جیسے یاد دلایا وہ تو میں بھول گئی اُشنہ نے لاپرواہی سے کہا۔ یار تمہاری امی پریشان ہو گی تمہاری یہاں آنے کی خواہش تو پوری ہو گئی اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم اپنے گھر والوں کو بھول جاؤ۔ غزالہ نے باتوں ہی باتوں میں اسے کھری سنا دی۔ اچھا ناراض کیوں ہو رہی ہو ابھی کال کرتی ہوں وہ بستر سے اٹھ کر کال ملانے لگی۔

وہ دونوں ایک ہی گاؤں میں رہتے تھے۔اُشنہ غزالہ سے ایک سال چھوٹی تھی ۔اسلیے غزالہ ہمیشہ اُشنہ کے لیے پریشان ہو جاتی تھی۔اُشنہ کو یونیورسٹی بھیجتے ہوئے جاوید صاحب اور شکیلہ بیگم اداس تو بہت ہوئے تھے لیکن اپنی بیٹی کی خوشی کے آگے ہار گئے۔

غازان بیٹا آجاؤ ناشتہ تیار ہے سلمہ بیگم نے آواز لگائی۔جی آرہا ہوں امی اس وقت ناشتے کی ٹیبل پر ملک افنان اور سلمہ بیگم بیٹھے ہوئے تھے بیٹا آج کچھ جلدی نہیں جا رہے ملک افنان غازان سے مخاطب ہوا.جی بابا وہ مجھے اسائنمنٹ بنانی ہے اسلیے غازان نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اچھا بیٹا آؤ کھانا کھا کر چلے جانا اس بار سلمہ بیگم مخاطب ہوئی۔ نہیں ماما میں صرف جوس پیوں گا باقی ناشتہ میں یونیورسٹی کر لوں گا آپ پریشان نہ ہوں جوس پی کر غازان گیٹ کی طرف بڑھا جہاں فرحان کب سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔ یار آج تم نے مجھے جلدی کیوں بلایا ہے مجھے اچھی طرح ناشتہ بھی نہیں کرنے دیا غازان اس کے قریب پہنچا تو اس نے شکوے سے کہا۔ چلو یار یونیورسٹی میں تجھے بتاتا ہوں غازان نے آنکھ دبا کر اسے کہا جس سے فرحان کو اندازہ ہو گیا کہ ضرور آج کوئی خاص بات ہے چلو خیر چلتے ہیں ویسے بھی تم نے مجھے کچھ نہ بتانے کی قسم جو کھائی ہے فرحان نے مزاحیہ لہجے میں بولا۔

آج اُشنہ کی کلاس سات بجے تھی اس لیے غازان وقت سے پہلے گیا ہوا تھا آج اس نے بلیک پینٹ اور ریڈ شرٹ پہن کر آس پاس کے سبھی لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ یار آج ہم راستے پہ کیوں کھڑے ہیں پچھلے دس منٹ سے وہ ایک ہی جگہ پہ کھڑے تھے مجبوراً فرحان نے سوال کیا ہم یہاں کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔ ارے

واہ انتظار اور وہ بھی تم ناممکن فرحان اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔فرحان وہ دیکھ تیری بھابھی آرہی ہے غازان نے اسے کہنی سے ہلایا۔لیکن میرا تو کوئی بھائی نہیں ہے تو یہ بھابھی کہاں سے آگئی ہے۔ابے گدھے کبھی تو سیریس ہو جانا وہ سامنے دیکھ فرحان نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا اچھا تو یہ بات ہے فرحان نے مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلایا۔

یار اُشنہ ہے نا وہ میرے دل میں بس گئی ہے غازان نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا اچھا تبھی میں کہوں اتنی جلدی ہم کیوں یونیورسٹی آگئے۔فرحان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا چلو اچھا ہوا کوئی لڑکی تو تجھے پسند آگئی کب اپنی محبت کا اظہار کر رہے ہو فرحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔یار یہ ایک تو یہ اُشنہ ہر وقت خاموش رہتی ہے غازان نے جیسے ہی یہ بات کی اتنے تک اُشنہ اور غزالہ بھی ان کے قریب پہنچ چکی تھیں۔

لیکن آج غازان نے دل میں تہیہ کر لیا کہ وہ اُشنہ سے بات ضرور کرے گا۔آپ کی یہ دوست خاموش کم بولتی ہے یا ہمارے سامنے ہی خاموش ہو جاتی ہیں سلام دعا

کے بعد غازان نے اُشنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ نہیں نہیں بول تو رہی ہے ہوں اُشنہ نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا اور غازان جیسے لاجواب ہو گیا۔ گڈ ہمیشہ ہنستے رہیے غازان نے پیار سے اسے کہا اور اُشنہ دھیرے سے مسکرائی۔ اچھا ہم چلتے ہیں ہماری کلاس ہو رہی ہو گی۔ اُشنہ پہلی بار غازان سے مخاطب ہوئی۔

اُشنہ مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے وہ جیسے ہی کلاس کی جانب مڑی غازان نے پیچھے سے آواز دی اور اُشنہ کے دل کو جیسے کچھ ہوا.جی کہیے کیا بات ہے اُشنہ نے معصومیت سے کہا۔ غازان نے دل میں سوچا کہ کیوں نہ محبت کا اظہار کر ہی دوں۔ کیا سوچ رہے ہیں اُشنہ کی آواز سنتے ہی وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آیا نہیں کچھ نہیں وہ میں کل آپ کو بتادوں گا غازان نے لڑکھڑاتے ہوئے کہا۔ اور اُشنہ دھیرے سے مسکرائی اچھا ٹھیک ہے کل ہی سہی اُشنہ نے یہ کہہ کر غازان کو لاجواب کر دیا اور غزالہ کے ساتھ کلاس روم میں چلی گئی۔

واہ میرے ڈرپوک دوست ویسے تو ہر کسی کی بولتی بند کر دیتے ہو ایک اُشنہ کے سامنے چپ ہو جاتے ہو فرحان نے اسے طنزیہ لہجے میں کہا۔ یار میں ڈرتا نہیں ہوں بس اس کی عزت کرتا ہوں غازان نے سنجیدگی سے کہا۔ اچھا چلو کلاس میں چلتے ہیں وہ دونوں کمرے کی جانب چل دیئے۔

اُشنہ تمہیں پتہ ہے میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں روزانہ تجھے دیکھے بنا مجھے چین نہیں آتا غازان نے اُشنہ کے نرم اور ملایم ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے آپ کو دنیا کی خوش قسمت لڑکی سمجھنے لگی۔ اچھا غازان مجھے چھوڑ تو نہیں جاؤ گے نا اُشنہ نے پیار سے کہا۔ میری جان تجھے چھوڑ کر میں کیسے جی سکتا ہوں اس نے اُشنہ کے ماتھے کو پیار سے بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ اپنے کمرے میں وہ اپنی سوچوں میں گم بستر پہ بیٹھی ہوئی تھی۔ غزالہ کے اندر داخل ہونے سے بے خبر وہ اپنے خیالوں میں مگن تھی۔ غزالہ نے اسے دھیرے سے ہلایا۔ غازان۔۔۔ غازان کہاں

ہے اشنہ جیسے خوابوں کی دنیا سے باہر آئی۔ غزالہ حیران کھڑی اسے دیکھے جا رہی تھی۔ لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

ناول: ہم جو دوست ٹھہرے

از قلم: حافی بلوچ

قسط نمبر#3

میری جان کن سوچوں میں گم ہو اور آج کل یہ غازان کیوں تمہاری سوچ کا محور بنا ہوا ہے۔ غزالہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔ پتہ نہیں یار مجھے کیا ہو گیا ہے جب سے اسے دیکھا ہے میرے دل میں اس کی اہمیت کیوں بڑھ رہی ہے؟ اور میں ہر وقت اس کے بارے میں کیوں سوچ رہی ہوں؟ اُشنہ نے بے بسی کہا کہیں تمہیں اس سے پیار تو نہیں ہو گیا غزالہ نے اسے سنجیدگی سے کہا پتہ نہیں یار مجھے بس اس کا

www.novelsclubb.com

ہنسنا، مسکرانااور باتیں کرنا مجھے اچھا لگتا ہے۔اُشنہ دیوانہ وار بولتی جارہی تھی لیکن غزالہ یہ سوچ کر فکر مند تھی کہ کل تک تو یہ اچھی بھلی تھی اب اسے کیا ہو گیا ہے۔

اُشنہ یہ پیار و محبت میں اپنے بڑھتے قدموں کو روک لو وہ ایک امیر باپ کا لاڈلہ بیٹا ہے اور تم اس کے سامنے کچھ بھی نہیں ہو غزالہ نے اسے اپنی اوقات یاد دلائی۔یار محبت معیار کو دیکھ کر تو نہیں کی جاتی بلکہ محبت تو ایک جنون ہے جو کسی سے کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔اُشنہ نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔اور غزالہ اس کے مستقبل کے بارے میں سوچنے لگی۔اچھا چھوڑو ہم بھی نہ باتیں کرنے بیٹھ گئے دیکھو میں کھانا لایا ہوں کھانا کھالیں ورنہ ٹھنڈی ہو جائے گی غزالہ نے کھانا آگے کرتے ہوئے کہا۔باتیں کرتے ہوئے اُشنہ کی تو بھوک اڑ گئی مجبوراً اسے کھانے میں غزالہ کا ساتھ دینا پڑا۔

افنان صاحب اب غازان ماشاءاللہ سے جوان ہو گیا ہے میں تو کہتی ہوں کوئی اچھی سی لڑکی تلاش کر کے اس کی شادی کر دینی چاہیئے۔ صبح سویرے ناشتے کی میز پر ملک افنان اور سلمہ بیگم بیٹھے ہوئے تھے تبھی سلمہ بیگم نے بات کرنا ضروری سمجھا۔ بیگم غازان بچہ ہے ابھی تک اس نے اچھی طرح دنیا بھی نہیں دیکھی اور ابھی تک اس نے تعلیم بھی مکمل کرنی ہے اتنی کیا جلدی ہے ہم فلحال اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ ملک افنان نے اپنی بات مکمل کی اور سلمہ بیگم ہمیشہ کی طرح ملک افنان کو قائل کرنے میں ناکام ہو گئیں۔

کس کی شادی کی باتیں ہو رہی ہیں ذرا مجھے بھی تو پتہ چلے غازان نے ناشتے کی میز پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ میں نے آپ دونوں کی باتیں سن لی ہیں آپ کو لڑکی ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے غازان نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ اس کا مطلب تم نے اپنے لیے لڑکی تلاش کر لی ملک افنان نے مسکرا کر کہا۔ پھر غازان نے انھیں سب کچھ بتا

دیا۔ برخوردار تم تو بڑے چھپے رستم نکلے کب ملوار ہے ہو ہماری بہو سے ملک افنان نے اسے پیار سے کہا۔ بابا وقت آنے پر ملوالوں گا فلحال مجھ یونیورسٹی جانا ہے دیر ہو رہی ہے جوس پی کر غازان گیٹ کی جانب چل پڑا۔ چلو کوئی لڑکی تو ہمارے شہزادے کو پسند آگئی سلمہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

آج غازان روزانہ کی طرح وقت سے پہلے یونیورسٹی آگیا غازان اور فرحان دونوں یونی میں بیٹھے ہوئے تھے ابھی لیکچر سٹارٹ ہونے میں کچھ منٹ باقی تھے غازان آج پریزنٹیشن تو یاد ہے نا بلکہ آج تمہارا اور وقاص کا مقابلہ بھی ہے فرحان نے اسے جیسے یاد دلایا۔ ہاں یار یاد ہے اور اچھی طرح تیاری بھی کرلی ہے غازان نے فخر سے کہا۔ وہ تھا بھی ایسا جب کسی مقابلے کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہمیشہ جیت کے دکھاتا تھا ابھی دونوں باتیں کر رہے تھے سامنے اکیلی آتی غزالہ کو دیکھ کر غازان ٹھٹک

گیا۔ یار آج اشنہ اس کے ساتھ نہیں آئی فرحان نے بات کرنے میں پہل کی ہاں یار چلو پتہ کرتے ہیں۔ وہ دونوں اٹھ کر غزالہ کی جانب چل دیے۔

السلام علیکم کیسی ہیں ؟آپ غازان نے سلام کیا۔

وعلیکم السلام میں بلکل ٹھیک ہوں غزالہ نے جواباً سلام کیا۔ آج اُشنہ نہیں آئی غازان کے چہرے پر فکر مندی کے آثار واضح نظر آرہے تھے۔ نہیں دراصل رات سے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تو آج اس نے یونیورسٹی سے چھٹی کرلی غزالہ نے اپنی بات مکمل کی ادھر غازان کے دل کو جیسے کچھ ہوا اور اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ انسان جتنا بھی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن جس کو وہ چاہنے لگتا ہے وہ اسے کسی بھی طرح کی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا غازان کا حال بھی کچھ اس طرح تھا اچھا چلیں میں انہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں غازان نے فکر مندی سے کہا۔ نہیں نہیں

www.novelsclubb.com

زیادہ طبیعت خراب نہیں وہ شام تک ٹھیک ہو جائے گی غزالہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔یار ایسا کیسے ہو سکتا ہے آج تمہارا پریزنٹیشن ہے اور ساتھ مقابلہ بھی فرحان نے سنجیدگی سے کہا یار اس وقت میرے سامنے اُشنہ کے علاوہ کسی چیز کی اہمیت نہیں ہے غازان نے غصے سے فرحان سے کہا۔غزالہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ غازان بھی اُشنہ کو ایسے چاہ سکتا ہے۔غازان غزالہ کو قائل کرنے کے بعد ان کے ہوسٹل کی جانب روانہ ہو گیا۔اور فرحان بے چارہ اکیلا اپنی کلاس کی جانب بڑھ گیا۔

آج فرحان کا دل بہت ہوا جب سے وہ دونوں اکٹھے پڑھ رہے تھے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ فرحان کو اکیلا چھوڑ کر چلا جائے۔آج تو غازان نے وقاص کو بھی سبق سکھانا تھا جب انہوں نے فرحان کو اکیلا کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا وقاص اس کے قریب آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔مجھے لگتا ہے غازان ڈر گیا ہے آج اس لیے یہاں کلاس میں نظر نہیں آرہا وقاص نے زوردار قہقہ لگایا۔وقاص بھی غازان کا دوست تھا۔وہ دونوں کلاس میں بہت زہین تھے اور جب بات مقابلے کا ہوتا تو وہ دونوں ایک

www.novelsclubb.com

دوسرے کے حریف بن جاتے تھے۔ وہ ڈر نہیں گیا یار دراصل اس کے دوست کی طبیت اچانک خراب ہو گئی تو اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔ فرحان نے سنجیدگی سے کہا۔ ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا ضرور کوئی خاص دوست ہو گا غازان کا وقاص نے فرحان کو چھیڑتے ہوئے کہا۔ اتنے تک سر احسن کلاس میں داخل ہوئے اور کلاس میں موجود سارے سٹوڈنٹس ادب سے کھڑے ہو گئے۔

جب وہ دونوں ہوسٹل کے قریب پہنچے تو غازان کی خوشی کی انتہا نہ رہی یہ ہوسٹل اس کا کزن (علی جو کے غازان کے ماموں کا بیٹا تھا) کا تھا جو کہ اس وقت پڑھائی کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔ اس لیے اسے ہوسٹل کے اندر جانے کی دقت پیش نہیں آئی غازان اُشنہ کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا اور غزالہ اس کے آگے جا رہی تھی۔

غازان آپ یہاں اُشنہ کی زندگی میں جیسے بہار آگئی وہ غازان کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔اس کا دل چاہا کے وقت یہیں تھم جائے اور وہ غازان کو دیکھتی رہے۔۔یہ سب اسے کسی خواب کی طرح لگنے لگا۔اُشنہ آپ کی طبیت کیسی ہے غازان نے فکر مندی سے کہا۔جی تھوڑا بخار ہو گیا تھا اب ٹھیک ہوں اُشنہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔غازان کے دل کو تسلی نہیں ہوا کچھ دیر بعد غازان اُشنہ کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا اور غزالہ بھی ان کے ساتھ چلی گئی۔

سر ان کی طبیت ٹھیک ہے بس زیادہ ٹینشن لینے کی وجہ سے ان کی طبیت خراب ہو گئی میں کچھ میڈیسین لکھ رہا ہوں آپ انھیں دیتے رہیں انشااللہ بہت جلد ٹھیک ہو جائیں گی ڈاکٹر نے غازان کو ہدایات دیتے ہوئے تسلی دی۔غازان نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور باہر آگئے۔اُشنہ غازان کے چہرے کی طرف پیار سے دیکھنے لگی کیا رشتہ ہے غازان کا میرے ساتھ جو میرا اتنا خیال کر رہا ہے وہ دل ہی دل میں سوچ کر خوش ہو رہی تھی اور ساتھ میں یہ سوچ کر خوش ہو رہی تھی کہ جسے وہ دل و جان

سے چاہتی ہے وہ اس کا کتنا خیال کر رہا ہے۔غازان غزالہ اور اُشنہ کو ہوسٹل چھوڑ کر گھر واپس آ گیا تھا۔اس نے گھڑی پر نگاہ دوڑائی ابھی گیارہ بج رہے تھے ابھی ایک لیکچر ان کا باقی تھا لیکن اس نے یونی جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔آج اُشنہ کی مدد کر کے غازان اپنے دل میں عجیب سکون محسوس کر رہا تھا کچھ دیر سکون کرنے کے لیے وہ بستر پر لیٹ گیا۔

فرحان جب کلاس سے باہر آیا تو دور اسے ایمان کچھ لڑکوں کے درمیان میں کھڑی نظر آئی فرحان کو معاملہ کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا اس لیے جلدی سے وہ ایمان کی طرف چل پڑا اتنے تک وہ لڑکے بھی وہاں سے جا چکے تھے۔کیا ہوا ایمان تم رو کیوں رہی ہو! ایمان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ آپے سے باہر ہو گیا۔ایمان نے

www.novelsclubb.com

اسے سارا ماجرہ بتا دیا کہ کچھ دنوں سے وہ لڑکے اسے چھیڑ رہے تھے فرحان پریشان ہو گیا کہ جب غازان کو پتہ چلے گا تو وہ انھیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ فرحان بھائی پلیز آپ غازان کو یہ سب نہ بتانا ایمان نے بے بسی سے کہا ایمان تم پریشان نہ ہو میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا فرحان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا وہ غازان کے غصے سے واقف تھا اور یہ بھی اچھی طرح جانتا تھا کے غازان کے دل میں ایمان کی کیا اہمیت ہے۔

ہم جو دوست ٹھہرے

از قلم: حافی بلوچ

www.novelsclubb.com

قسط نمبر #4

اُشنہ یار تم کتنی خوش نصیب ہو؟ جسے تم چاہتی ہو وہ تمہارے لیے کتنا فکر مند ہے؟

جب میں نے اسے تمہاری طبعیت کے بارے میں بتایا تو غازان بہت پریشان ہو گیا

اور تمہیں پتہ ہے آج تو اس کا پریزنٹیشن کا مقابلہ بھی تھا لیکن وہ سب کچھ چھوڑ کر

تمہارے پاس چلا آیا میں تو حیران ہو گئی کہ غازان تمہیں اتنا چاہ سکتا ہے غزالہ

مسلسل بولتی جارہی تھی اُشنہ تو جیسے ہواؤں میں اڑنے لگی۔ تم سچ کہہ رہی ہو غزالہ

غازان نے میرا بہت خیال رکھا ہے وہ دونوں ابھی باتیں کر رہے تھے اُشنہ کے سیل

کی گھنٹی بجی سکرین پہ ان ناؤن نمبر چمکتا دیکھ کر وہ حیران رہ گئی السلام علیکم کیسی ہیں؟

آپ میں غازان بات کر رہا ہوں۔ وعلیکم السلام میں بلکل ٹھیک ہوں اشنہ نے جوابا

سلام کیا اور دھیرے سے مسکرائی۔ وہ دونوں پہلی بار سیل پہ بات کر رہے تھے اب

www.novelsclubb.com

آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ غازان نے فکر مندی سے پوچھا۔ جی الحمداللہ میں بلکل

ٹھیک ہوں۔ غازان آپ کا بہت شکریہ آپ نے میرے لیے اتنا سب کچھ کیا اُشنہ

نے معصومیت سے کہا۔ اُشنہ کے منہ سے اپنا نام سن کر غازان لاجواب ہو گیا نہیں

شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے غازان نے دوسری طرف سے کہا اچھا غازان میں سیل رکھتی ہوں میں ذرا بزی ہوں کل ملاقات ہو گی اُشنہ نے سیل میز پر رکھتے ہوئے کہا اللہ حافظ کہہ کر غازان نے کال کاٹ دی۔

بات کر لی تم نے غازان سے کیا کہہ رہا تھا غزالہ نے سوال کیا۔یہی طبیت کے بارے میں پوچھ رہا تھا اچھا اور کچھ نہیں کہا غازان نے غزالہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور کیا کہتا اُشنہ نے کندھے اچکائے یہی کہ اُشنہ میں تم سے پیار کرتا ہوں تمھارے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں غزالہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔تم بھی نا مذاق کرنے سے باز نہیں آتی اُشنہ نے مسکرا کر کہا۔ایک تم ہی تو میری دوست ہو تم سے مذاق نہیں کروں گی تو اور کس سے کروں گی غزالہ نے سنجیدگی سے کہا۔اچھا اچھا ناراض کیوں ہو رہی ہو آؤ کھانا کھاتے ہیں اُشنہ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ دونوں کیچن کی طرف بڑھ گئیں۔

******

بیٹا اسٹڈی کیسے جا رہی ہے؟ تمہاری صبح ناشتے کی میز پر غازان اپنے ماں باپ کے ساتھ بیٹھا تھا تبھی ملک افنان غازان سے مخاطب ہوا۔ جی بابا بہت اچھی جا رہی ہے غازان نے نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اچھی بات ہے بیٹا لیکن ایک بات یاد رکھنا تم ہمارے اکلوتے بیٹے ہو اور ہم تمہیں اونچے مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے بل بوتے پر کھڑا ہونا سیکھو تا کہ کل کو لوگ یہ نا کہیں کہ غازان اپنے باپ کے سہارے پر چل رہا ہے غازان غور سے اپنے بابا کی باتیں سن رہا تھا۔ بیٹا سہارا تو ہمیں اللہ پاک دیتا آ رہا ہے ہمارا تو فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی اولاد کے لیے کچھ کریں۔ بابا میں کبھی بھی آپ کا سر جھکنے نہیں دوں گا میں ان شاءاللہ محنت کروں گا اور اللہ پاک محنت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے غازان نے مسکرا کر کہا۔ گڈ میرا بچہ مجھے تم پر فخر ہے سلمہ بیگم نے پیار سے کہا۔ اتنے تک وہ ناشتہ کر چکے تھے۔ اچھا بابا میں چلتا ہوں یونیورسٹی کے لیے

دیر ہو رہی ہے اللہ حافظ بیٹا دھیان سے جانا ملک افنان نے پیار سے کہا اور غازان گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

آج یونیورسٹی سے چھٹی کے بعد فرحان اور غازان ڈیپارٹمنٹ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ابھی کچھ منٹ ہی گزرے تھے کہ اُشنہ اور غزالہ بھی ان کے ساتھ آ کر بیٹھ گئیں۔ جب سے انہوں نے یونیورسٹی جوائن کی وہ دونوں صرف غازان اور فرحان سے بات کرتی تھیں۔ کیا حال ہیں غزالہ نے بیٹھتے ہی مسکراتے ہوئے کہا جی ہم تو ٹھیک ہیں غازان نے ادب سے کہا۔ اچھا آپ دونوں کی اسٹڈی کیسے جا رہی ہے؟ کوئی مسلہ تو نہیں ہے غازان نے سنجیدگی سے پوچھا۔ نہیں آپ کے ہوتے ہوئے بھلا ہمیں کوئی مسلہ ہو سکتا ہے اب کی بار اُشنہ غازان سے کہنے لگی اور غازان تو جیسے لاجواب ہو گیا۔ وہ سارے بیک وقت ہنسنے لگے۔ غازان نے فرحان کو کینٹین سے کچھ لینے کے لیے بھیجا اور غزالہ بھی فرحان کے ساتھ چلی گئی۔ اب غازان اور

اشنہ دونوں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔غازان میں آپ کا پھر سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں آپ نے میرے لیے جو کیا اور ہاں آپ اس دن مجھ سے کچھ کہنا چاہتے تھے اُشنہ نے معصومیت سے کہا۔میں نے کہا نا شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے اشنہ میں آپ کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں آپ کو پتہ ہے میرے دل میں آپ کی کتنی اہمیت ہے اُشنہ میں آپ سے سچی محبت کرتا ہوں اتنی محبت کہ مجھے بھی نہیں پتہ میں آپ کو دل و جان سے چاہتا ہوں اتنے عرصے سے غازان کے دل میں اُشنہ کے لیے جذبات تھے آج اس نے دل کھول کر اُشنہ سے ساری باتیں کہہ دیں۔اور اُشنہ دیوانہ وار غازان کو دیکھے جا رہی تھی۔غازان آپ کو پتہ ہے جب میں نے آپ کو پہلی بار دیکھا تھا نا میرے دل میں آپ کی اہمیت بڑھ گئی اس دن گھر آنے کے بعد میں اکثر آپ کے بارے میں سوچتی تھی کہ کیا ہم دوبارہ مل پائیں گے لیکن قدرت نے ہمیں دوبارہ ایک دوسرے سے ملا دیا غازان میں بھی آپ سے محبت کرتی ہوں اور آپ کبھی مجھے چھوڑ کر نہ جانا اشنہ نے روہانسی آواز میں کہا۔اُشنہ میں نے آپ

www.novelsclubb.com

سے سچی محبت کی ہے آپ کو چھوڑ کر جانے کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا غازان نے پیار سے کہا۔اور غازان یہی تو چاہتا تھا کہ اُشنہ کے منہ سے ہی وہ یہ الفاظ سنے تا کہ وہ اپنے والدین سے رشتے کی بات کرے۔اور اُشنہ بھی سمجھ گئی کہ غازان اس دن یہی کہنے والا تھا اتنے تک فرحان اور غزالہ بھی آ چکے تھے کچھ دیر تک وہ وہاں بیٹھے رہے اور گھر کی طرف چل دیے۔

ایسے وقت گزرتا چلا گیا وہ دونوں ایک دوسرے محبت میں بہت آگے نکل چکے تھے غازان جو کسی لڑکی سے بات تک نہیں کرتا تھا اب چھٹی کے بعد سارا دن وہ اُشنہ کے ساتھ گزرتا تھا۔اس دوران فرحان اور غزالہ کی بھی اچھی طرح دوستی ہو گئی تھی ۔فرحان اور غزالہ بھی بہت خوش تھے کہ ان کے دوست ایک دوسرے سے اتنی محبت کرتے ہیں۔اب ان کے پیپر شروع ہونے والے تھے۔غازان چونکہ اُشنہ کا سینئر تھا اس لیے غازان نے بہت سے نوٹس اُشنہ اور غزالہ کو دے دیے۔ایک ہفتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بعدان کے فائنل پیپر ہو گئے۔اُشنہ نے اپنی کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کی جبکہ غزالہ نے دوسری غازان بہت خوش تھا وہ اشنہ کو ہمیشہ کلاس میں پہلی پوزیشن میں دیکھنا چاہتا تھا۔

اب ہمارا ٹریٹ کا تو حق بنتا ہے غازان نے اُشنہ کو چھیڑتے ہوئے کہا آخر کو پہلی پوزیشن لی ہے آپ نے غازان نے مسکرا کر کہا۔کیوں نہیں اتنی کنجوس بھی نہیں ہوں میں اُشنہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔وہ اب چھٹی کے بعد آہستہ آہستہ گیٹ کی طرف چل رہے تھے اور ان کے درمیان باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اوکے کل پارٹی ڈن کرتے ہیں ریسٹورنٹ میں ویسے بھی کل سنڈے ہے غازان نے بات مکمل کی اور سب نے حامی بھر لی۔

www.novelsclubb.com

شام کے وقت غازان اپنے ماں باپ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا۔غازان اپنے بابا سے کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ملک افنان پہلے سے ہی جان گیا کہ غازان کچھ کہنا چاہتا ہے۔کیا بات ہے بیٹا کچھ کہنا چاہتے ہو ملک افنان نے پیار سے پوچھا۔جی بابا

دراصل ہم نے کل ایک پارٹی رکھی ہے بیٹا سہی طرح کہو نا پیسے چاہیئیں اس میں گھبرانے والی کونسی بات ہے غازان کے بات کرنے سے پہلے ہی ملک افنان نے اسے پیار سے کہا اور غازان مسکرانے لگا لیکن تم کس کے ساتھ پارٹی میں جا رہے ہو ملک افنان نے سنجیدگی سے پوچھا بابا میں نے آپ کو بتایا تھا نا وہ اُشنہ غازان نے ابھی بات مکمل نہیں کی تھی کہ ملک افنان بول پڑا۔ بیٹا میں جانتا ہوں تمہارے دل میں اُشنہ کے لیے سچے جذبات ہیں لیکن دنیا والے کیا سمجھیں گے۔ بیٹا اُشنہ بھی کسی کی بیٹی ہے اور جس طرح ہمیں اپنی عزت پیاری ہے اسی طرح ہمیں ہر کسی کی عزت پیاری ہے۔ بابا میں جانتا ہوں میں کبھی بھی ایسی حرکت نہیں کروں گا جس سے آپ کی عزت پر آنچ آئے اور میں بہت جلد اُشنہ کو آپ سے ملواتا ہوں غازان نے سنجیدگی سے کہا۔ بیٹا مجھے تم پہ پورا بھروسہ ہے بیٹا میرا بیٹا ایسا کچھ نہیں کرے گا ملک افنان نے پیار سے غازان کے گال پہ تھپکی دی۔ سلمہ بیگم غازان کو جتنے پیسے چاہیئں کل اسے دے دینا ملک افنان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ شکریہ بابا غازان نے آنکھ

www.novelsclubb.com

مارتے ہوئے کہا۔ملک افنان اور سلمہ بیگم اپنے بیٹے کی معصومیت پہ رشک کرنے لگے۔

بلیک پینٹ اور بلیو شرٹ کے اوپر بلیک کوٹ پہنے غازان کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا اُشنہ نے گلابی کلر کی ڈریس پہنی ہوئی تھی بلیک مہران گاڑی سے غازان اور اُشنہ گاڑی سے نیچے اترے دوسری گاڑی سے بلیو پینٹ اور ریڈ ٹی شرٹ میں ملبوس فرحان اور غزالہ نے سفید کلر کی ڈریس میں ملبوس غزالہ گاڑی سے اترے اور ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے اُشنہ پہلی بار اتنے بڑے ریسٹورنٹ میں آئی ہوئی تھی۔ایک گھنٹے تک انہوں نے اپنی پسند کی چیزیں کھائیں کہنے کو تو یہ اُشنہ کی طرف سے ٹریٹ تھی لیکن آخر میں بل غازان نے جمع کروایا۔۔اور کچھ دیر تک وہ گھر کی طرف چل دیے۔

اُشنہ آپ کو پتہ ہے میں نے اپنے گھر والوں سے آپ کے رشتے کی بات کی ہے ایک ہفتے بعد وہ دونوں یونیورسٹی میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے درمیان باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں آپ کو اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں غازان نے اپنی بات مکمل کی اُشنہ دل ہی دل میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنے لگی کیا آپ کے گھر والے مان جائیں گے اُشنہ نے سنجیدگی سے کہا۔ یہ معاملہ آپ مجھ پہ چھوڑ دیں آپ کے گھر والے کیسے ہیں وہ مان جائیں گے غازان نے اس سے پوچھا۔ جی میرے بابا مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں وہ میری بات مان جائیں گے اُشنہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُشنہ میرے گھر والے آپ سے ملنا چاہتے ہیں میں آپ کو اپنے گھر والوں سے ملانا چاہتا ہوں وہ غازان سے پیار کرتی تھی اس لیے وہ غازان کی کسی سے انکار نہیں کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ناول: ہم جو دوست ٹھہرے

از قلم: حافی بلوچ

قسط نمبر#5

بیٹا آپ کی طبعیت کیسی ہے؟اُشنہ اس وقت ہوسٹل کی چھت پہ کھڑی اپنی امی سے بات کرر ہی تھی۔جی امی میں بلکل ٹھیک ہوں آپ سنائیں بیٹا مجھے کیا ہونا ہے میں بھی ٹھیک ہوں۔اچھا بیٹا تمہاری اسٹڈی کیسے جارہی ہے؟اور غزالہ کیسی ہے؟امی غزالہ بھی ٹھیک ہے اور اسٹڈی بہت اچھی جارہی ہے آپ کو پتہ ہے فرسٹ سیمسٹر میں میں نے پہلی پوزیشن حاصل کی اُشنہ نے خوشی سے کہا۔شکیلہ بیگم کی خوشی کی انتہا نا رہی جیتی رہو میری بچی اچھا گھر کب واپس آرہی ہو کتنا عرصہ ہو گیا ہے تجھے گھر سے گئے ہوئے مجھے تمہاری بہت یاد آتی ہے شکیلہ بیگم نے افسردگی سے کہا۔امی آپ پریشان نا ہوں میں ان شاءاللہ اگلے ماہ تک آجاؤں گی اچھا بابا کو میری طرف

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے خیریت بتا دینا۔جی میری بچی اللہ تمہیں کامیاب کرے۔آمین اچھا امی میں فون رکھتی ہوں ابھی کھانا کھانا ہے اُشنہ نے دوسری طرف سے کہا اللہ حافظ بیٹا اپنا خیال رکھنا شکیلہ بیگم نے پیار سے کہا اور سیل میز پہ رکھ دی۔

اُشنہ سیڑھیاں نیچے اترتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔تمہارے گھر والے کیسے ہیں؟غزالہ نے الماری میں کپڑے رکھتے ہوئے کہا۔گھر والے ٹھیک ہیں اور امی تمہارے بارے میں پوچھ رہی تھی اُشنہ نے غزالہ سے کہا۔شکر ہے میں آنٹی کو یاد رہتی ہوں غزالہ نے مسکرا کر کہا۔اچھا ادھر آؤ غزالہ آپ کو ایک بات بتاؤں وہ دونوں اب بیڈ پہ بیٹھ گئیں۔کیا بات ہے اتنا خوش کیوں ہو رہی ہو؟غزالہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔غزالہ غازان مجھے اپنے گھر والوں سے ملانا چاہتا ہے۔یہ تو بہت اچھی بات ہے یار اسی بہانے غازان کے گھر والوں سے تمہاری جان پہچان بھی ہو جائے گی لیکن غزالہ میں چاہتی ہوں تم بھی میرے ساتھ چلو اُشنہ نے غزالہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔یہ کیا بات ہوئی بھلا وہ تم سے ہی ملنا چاہ رہے ہیں تو

میں کیوں چلوں تمہارے ساتھ نہ بابا نہ میں تو نہیں چلوں کی اکیلی چلی جانا اور ویسے بھی دیکھنا صبح صبح غازان تمہیں خود یہاں سے لینے آئے گا غزالہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔اُشنہ نے شرم کے مارے اور مسکراہٹ کو چھپا کر مونہہ دوسری طرف پھیر لیا۔

آج سنڈے کا دن تھا غازان آج بہت خوش تھا کیوں کہ آج اس نے اُشنہ کو اپنے گھر والوں سے ملانا تھا۔ماما سب بندوبست ہو گئے ہیں وہ اپنی ماما سے مخاطب ہوا۔جی بیٹا میں نے شہزاد حسین (ملازم) سے کہہ کر تمہاری اور اُشنہ کی پسند کی ڈشز تیار کروائیں ہیں اچھا ٹھیک ہے غازان نے خوشی سے کہا۔اور بائیک کی طرف بڑھ گیا۔اُشنہ کو غازان کے گھر والے بہت اچھے لگے انہوں نے دل کھول کر اُشنہ کی خدمت کی۔آخر کو اُشنہ ان کے بیٹے کی پسند تھی۔ سلمہ بیگم کو اُشنہ بہت پسند آئی اور اس نے بیٹے کے چوائس کو داد دی۔کچھ دیر تک سب نے کھانا کھالیا۔اچھا آنٹی میں

چلتی ہوں مجھے کچھ اسٹڈی بھی کرنی ہے۔اُشنہ مؤدبانہ لہجے میں کہا۔جی بیٹا ہمیں بہت اچھا لگا آپ سے مل کر ملک افنان نے پیار سے کہا اچھا غازان بیٹا جاؤ اُشنہ کو اس کے ہوسٹل تک چھوڑ آؤ ملک افنان نے اپنی بات مکمل کی اچھا بیٹی ہمارے گھر آتی رہنا سلمہ بیگم نے پیار سے کہا۔جی آنٹی ضرور اُشنہ نے ادب سے کہا غازان اُشنہ کو لے کر ان کے ہوسٹل کی طرف روانہ ہو گیا۔

وقت گزرتا چلا گیا اُشنہ اکثر غازان کے گھر آتی رہتی تھی۔غازان کبھی اُشنہ کو باہر سیر کے لیے لے جاتا تو کبھی باہر کھانا کھانے کے لیے اتنے مہینے گزرنے کے باوجود بھی ان دونوں کی محبت میں کمی نہیں آئی۔غزالہ نے ہمیشہ اشنہ کی حوصلہ افزائی کی اور وہ ہمیشہ اُشنہ کو خوش دیکھنا چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اُشنہ یار کل تم کیا پہنو گی غزالہ نے دلچسپی سے پوچھا۔میں سوچ رہی ہوں یہ پنک کلر والی ڈریس اچھی رہے گی اُشنہ نے ڈریس غزالہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔کل یونیورسٹی میں غازان کی سالگرہ پارٹی تھی اسلیے اشنہ ہر ممکن کوشش کررہی تھی کہ میں ایسی ڈریس پہنوں کہ غازان کو اچھا لگے۔وہ دونوں ابھی ڈریس دیکھ رہی تھیں کہ تبھی اُشنہ کے سیل پہ غازان کی کال آگئی۔لو جی آگئی کال جناب کی اُشنہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔اچھا کیوں کال کی مجھے اُشنہ نے پیار سے کہا غازان اس وقت اپنے گھر کی چھت پہ بیٹھا اُشنہ سے بات کررہا تھا۔میں نے اس لیے کال کی کہ کل کونسی کلر کا ڈریس پہنیں گی غازان نے مسکراتے ہوئے کہا۔جی نہیں میں نہیں بتاؤں گی سرپرائزدوں گی اُشنہ نے معصومیت سے کہا۔اچھا تو یہ بات ہے پھر ٹھیک ہے کل جلدی آجانا۔آپ کا حکم سرآنکھوں پر جناب اُشنہ نے پیار سے کہا اچھا اتنے پیار سے بھی نا کہیں کہیں میں چھت سے گرنا جاؤں غازان نے زوردار قہقہ لگایا اور

www.novelsclubb.com

کال کاٹ دی۔اُشنہ بڑی دیر تک سیل کو دیکھتی رہی آخر کار بیڈ پہ آکر لیٹ گئی اسے پتہ بھی نہیں چلا کب وہ نیند کی وادی میں چلی گئی۔

یونیورسٹی کے صحن میں غازان نے بہت عمدہ طریقے سے پارٹی کا اہتمام کیا ہوا تھا غازان بلیک پینٹ شرٹ اور گرین ٹائی اور اوپر سے بلیک کوٹ پہنے ہوئے کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا غازان کیا ادھر ادھر دیکھ رہے ہو کسی کا انتظار ہے کیا ایمان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔ایمان بلیو پینٹ کے اوپر بلیک شرٹ پہنی ہوئی بڑی دل کش نظر آرہی تھی اچانک سامنے سے اُشنہ کو آتے دیکھ کر غازان اسٹیج پہ کھڑا ہو گیا۔اُشنہ پنک لباس میں ملبوس شہزادی لگ رہی تھی غازان کے تو جیسے ہوش اڑ گئے۔سادہ پنک کلر ڈریس میں ملبوس وہ سب سے منفرد لگ رہی تھی۔غزالہ نے بھی وائٹ کلر کی ڈریس پہنی ہوئی تھی۔اچھا تو جناب اس لیے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا ایمان نے غازان اور اُشنہ کو اس قدر پیار بھری نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے بولا۔پارٹی بہت شاندار طریقے سے گزری۔پارٹی میں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

غازان کے سبھی فیلوز آئے ہوئے تھے جن میں وقاص بھی شامل تھا۔غازان نے کیک کاٹااور ہاتھ بڑھا کر سب سے پہلے اُشنہ کو کیک کھلایا۔پارٹی کے دوران جو چیز واضح نظر آرہی تھی وہ تھافرحان کا غزالہ کو دیوانہ وار دیکھنا فرحان نے بلیک پینٹ کے اوپر ریڈ ٹی شرٹ اور آنکھوں پہ بلیک چشمہ پہنا ہوا تھا غزالہ بھی بار بار فرحان کو دیکھ رہی تھی فرحان کو غزالہ وائٹ ڈریس میں بہت اچھی لگی اچانک غازان کو سامنے سے آتے دیکھ کر فرحان نے سر جھٹک دیا اور غازان کی طرف بڑھ گیا۔سب فرینڈز نے غازان کو مبارکباد دی اور گفٹ دیے اور ان سب معملات میں اشنہ سب سے آگے تھی۔

www.novelsclubb.com

امید ہے جناب کو میرا گفٹ پسند آئے گا غزالہ اور اُشنہ دوپہر کے وقت اپنے کمرے میں بیٹھی چائے پی رہی تھیں تبھی اُشنہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔کیوں پسند نہیں کرے گا اتنے پیار سے تو تم نے اسے گفٹ دی ہے غزالہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہا۔اچھاتم نے اس لڑکی کو دیکھا غازان کی کزن کیانام بتایا تھا غازان نے ہاں ایمان کیسے غازان کے آگے پیچھے گھوم رہی تھی غزالہ نے جیسے اُشنہ کے سر پہ بم پھوڑ دیا۔نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ایمان اس کے انکل کی بیٹی ہے وہ صرف اس کی کزن ہے اُشنہ نے اپنے دل کو تسلی دی لیکن غزالہ اُشنہ کے لیے پریشان ہو رہی تھی۔

غازان کو سب تحائف میں سے اُشنہ کا گفٹ بہت اچھا لگا۔کیوں کہ گفٹ ایک شیشے کا فریم تھا جس کے اوپر غازان اور اُشنہ کی تصویر لگی ہوئی تھیں۔واہ کیا گفٹ دیا ہے بھابھی نے فرحان نے زور سے کہا۔وہ دونوں غازان کے کمرے میں گفٹ چیک کرنے میں مصروف تھے۔اچھا غازان یار تجھے ایک بات بتاؤں فرحان نے سنجیدگی سے کہا۔ہاں بول غازان نے سر اٹھا کر فرحان کی طرف دیکھا۔یار تیرے بھائی کو پیار ہو گیا ہے۔ہاہاہا پیار وہ بھی تجھے ناممکن میں نہیں مانتا غازان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔اور فرحان نے سنجیدگی سے سر نیچے جھکا لیا۔اچھا یار ناراض کیوں ہو

www.novelsclubb.com

رہے ہو کون ہے ہماری بھابھی غازان نے مسکرا کر کہا۔ غزالہ فرحان کے منہ سے غزالہ کا نام سن کر غازان حیران رہ گیا یار تم نے مجھے بتایا نہیں غازان نے ناراضگی سے کہا کیا بتاتا یار پتہ نہیں کچھ دنوں سے میں اس کے بارے میں سوچ رہا ہوں جب سے میں نے اسے تمہاری سالگرہ پارٹی میں دیکھا ہے وہ مجھے اچھی لگتی ہے اچھا یار تو فکر نا کر میں کچھ کرتا ہوں غازان نے آنکھ دباتے ہوئے فرحان کو تسلی دی اور دونوں ہنسنے لگے۔

وقت بہت تیزی سے گزر رہا تھا ان کا دوسرا سیمسٹر مکمل ہونے والا تھا غازان نے اس دوران اسٹڈی میں اُشنہ کی بہت مدد کی اس لیے اُشنہ پوری کلاس میں ٹاپ پر رہی۔ ایمان ہمیں بھی کچھ ٹائم دیا کرو روزانہ آپ کا انتظار کرتے ہیں بات تو کر لو ہم سے آج پھر وہ تینوں لڑکے ایمان کو چھیڑ رہے تھے ان کی بد قسمتی سے غازان نے سارا

ماجرادیکھ لیا۔فرحان یہ کیا ہورہا ہے؟غازان اپنے پاس کھڑے فرحان سے کہنے لگا۔یار یہ تو ایمان کو چھیڑرہے ہیں پہلے بھی ایک مرتبہ انہوں نے ایمان کے ساتھ بدتمیزی کی تھی فرحان نے غصے سے کہا تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں غازان نے غصے سے فرحان کو گھورا۔اچھا آؤ میرے ساتھ آج میں ان کو ایسا سبق سکھاتا ہوں آج کے بعد کسی کی عزت پر آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکیں گے۔غازان غصے سے کھولنے لگا۔یار زیادہ لڑائی جھگڑا مناسب نہیں ہے ہم انھیں سمجھائیں گے فرحان نے غازان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔لیکن غازان آج کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھا اس نے زوردار تھپڑ ایک لڑکے کے چہرے پر رسید کیا۔اتنے تک وقاص بھی ان کے درمیان آگیا وقاص اور غازان نے انھیں مار مار کر ادھ موا کر دیا خبردار آج کے بعد تم لوگوں نے ایمان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا تو میں تم لوگوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا ایمان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔اور جلدی سے آکر غازان کے گلے لگ گئی دوسری طرف غزالہ اور اُشنہ دونوں کھڑی سارا ماجرا دیکھ رہی تھیں

www.novelsclubb.com

انھیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔وہ لڑکے اب غازان سے معافی مانگ رہے تھے اور موقع دیکھتے ہی بھاگ گئے غازان کی نظر اُشنہ پہ پڑی جو اسے مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی چلو غزالہ چلتے ہیں اُشنہ نے غصے سے غزالہ کا ہاتھ کھینچا اور غازان سے بات کیے بغیر وہاں سے روانہ ہو گئیں۔

ملک افنان کو سب معاملے کا پتہ چل گیا۔انہوں نے غازان کو بہت سمجھایا کہ لڑائی جھگڑا اسہی نہیں ہے تم انھیں سمجھا بھی سکتے تھے۔بابا یہ دنیا میں جو لوگ بستے ہیں نا ان لوگوں نے بیٹیوں کا جینا حرام کر رکھا ہے اب کوئی بھی غریب انسان اپنی بیٹی کو اسی ڈر کی وجہ پڑھنے نہیں بھیجتا کیا ہمارا اسلام یہی سکھاتا ہے کہ کسی کی عزت کو بری نگاہ سے دیکھیں کیا کسی کی بیٹی کو عزت کی آزادی نہیں مل سکتی۔ہمارا معاشرہ بے حس ہو چکا ہے بابا ہم کب تک خاموش رہیں گے۔غازان مسلسل بولتا جا رہا تھا۔ملک افنان اپنے بیٹے کے منہ سے ایسی باتیں سن کر حیران رہ گیا اور دل میں سوچنے لگا کہ آج ان کا بیٹا کتنا بڑا ہو گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہم جو دوست ٹھہرے

از حافی بلوچ

قسط نمبر #6

اس واقعہ کے بعد غازان نے سب سے پہلے اُشنہ کو کال کیا لیکن وہ کال پک نہیں کر رہی تھی ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا کہ غازان کال کرے اور وہ پک نہ کرے۔غازان نے غزالہ کا نمبر ٹرائی کیا لیکن اس کا نمبر آف جا رہا تھا غازان کا سر شدید پھٹ رہا تھا اس کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔

آج غازان بوجھل دل لیے یونیورسٹی پہنچا پورا دن کلاس میں بھی اس کا دل نہیں لگا دماغ میں ان گنت سوچوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔چھٹی کے بعد غازان اور فرحان دونوں گیٹ کی طرف جا رہے تھے آگے سے اشنہ غزالہ کے ساتھ آرہی تھی اشنہ غازان نے آواز لگائی۔اشنہ میری بات تو سنو آتم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

غازان نے بے بسی سے کہا۔کیوں بات کروں میں تمہارے ساتھ تم کیا لگتے ہو میرے اشنہ نے غصے سے کہا۔اشنہ آج تم ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو۔میں نے تم سے محبت کی ہے غازان نے بے بسی سے کہا۔اچھاتو ایمان تمہاری کیا لگتی ہے جاؤ جا کر ایمان سے محبت کرو اشنہ نے غصے سے کہا۔اشنہ میری بات تو سنو مجھے صفائی کا موقع تو دو پلیز تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو۔کیا صفائی پیش کرو گے تم کل جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اس کے بعد اس کے بعد کوئی صفائی کی ضرورت پڑے گی۔فرحان نے آج تک غازان کو ایسے بے بس ہوتے ہوئے نہیں دیکھا وہ تو ہمیشہ اپنے گھر والوں کا لاڈلہ تھا جو کچھ اسے نہ ملتا وہ اسے چھین لیتا تھا لیکن آج غازان کو یوں بے بس دیکھ کر وہ خود بھی اداس ہو گیا۔اشنہ میں نے اپنی زندگی میں صرف تم سے ہی محبت کی ہے تم میری زندگی سے دور جانا چاہتی ہو تو میں تمہیں روکوں گا نہیں لیکن ایک دن تمہیں احساس ہو گا اور تب تک بہت دیر ہو چکی ہو گی غازان نے بمشکل اپنے آنسو چھپائے اور فرحان کے ساتھ وہاں سے روانہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

ایمان ملک افنان کے چھوٹے بھائی ملک سبحان کی بیٹی ہے شادی کے تین سال بعد ایمان ان کے گھر میں پیدا ہوئی اس لیے ملک سبحان اور راشدہ بیگم (ایمان کی امی) ایمان سے بہت پیار کرتے تھے۔ ایمان ان کی اکلوتی اولاد تھی۔ وہ غازان سے ایک سال چھوٹی تھی بچپن سے لے کر آج تک غازان نے ایمان کا ایک بہن کی طرح خیال رکھا۔ وہ کبھی ایمان کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ بچپن سے ہی ایمان کی منگنی غازان کے ماموں کے بیٹے علی سے ہو گئی تھی علی اور ایمان ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے۔ غازان نے آج تک کسی لڑکی کو بری نظر سے نہیں دیکھا تھا وہ ہمیشہ لڑکیوں کی عزت کرتا تھا اور ایمان تو اس کی بہن کی طرح تھی اس کی بہن کو کوئی چھیڑے وہ یہ بات برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

دن بہت تیزی سے گزر رہے تھے ان کے سیکنڈ سیمسٹر کے پیپر ہو گئے تھے اشنہ اور غزالہ اپنے گاؤں چلی گئیں۔ اس دن کے بعد غازان نے مسکرانا چھوڑ دیا اور وہ ہمیشہ اداس رہنے لگا ملک افنان اور سلمہ بیگم اس کی وجہ سے بہت پریشان تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

انہوں نے غازان کو سمجھایا کہ اشنہ اگر اس کی قسمت میں نہیں سہی تو کسی اور لڑکی سے شادی کر لے لیکن غازان ہمیشہ ان کی بات ٹال دیتا تھا۔غازان اکثر اپنے کمرے میں دیوار پہ لٹکی اس تصویر کو دیکھتا جہاں غازان اور اشنہ کی تصویر لگی ہوئی تھی۔فرحان کبھی اسے اپنے ساتھ باہر گھمانے لے جاتا تاکہ اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے لیکن سچ تو یہ تھا غازان اندر سے مکمل طور پر ٹوٹ چکا تھا۔

بیٹی آج کل کیوں اداس ہو جب سے یونیورسٹی سے آئی ہو تم مجھے پریشان لگ رہی ہو اشنہ کو اپنے گھر آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اس وقت وہ اپنے گھر میں چارپائی پہ بیٹھے ہوئے تھے تبھی جاوید صاحب اشنہ سے مخاطب ہوا کچھ نہیں بابا میں ٹھیک تو ہوں مجھے کیا ہونا ہے میں نے کہا تھا نہ میری بچی کو شہر پڑھنے نہ بھیجیں دیکھیں میری بچی کی کیسی حالت ہو گئی ہے ایک ہفتہ ہو گیا ہے میری بچی نے اچھی طرح کا کھانا بھی نہیں کھایا شکیلہ بیگم نے پیار سے آشنہ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔امی ایسی بات نہیں ہے آپ دونوں ایسے ہی پریشان ہو رہے ہیں اچھا بیٹا کوئی پریشانی ہو تو مجھے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ضرور بتانا جاوید صاحب نے پیار سے اشنہ سے کہا ابو آج ہم ایک ساتھ کھانا کھائیں گے اشنہ نے مسکراتے ہوئے کہا کیوں نہیں بیٹا بیگم جلدی کھانا لے کر آؤ آج ہم اکٹھے کھانا کھائیں گے جاوید صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اشنہ جب سے یونیورسٹی سے آئی تھی وہ آج اسے پہلی بار مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

غازان کیا ہو گیا ہے تمہیں اس کے چہرے پہ نگاہ ڈالتے ہی ایمان کی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب گرنے لگا اس کی بڑھی ہوئی شیو اور زرد رنگت دیکھ کر ایمان کا دل کٹ کے رہ گیا پچھلے ایک گھنٹے سے غازان اپنے کمرے میں بند بستر پے لیٹا ہوا تھا ایمان کی آواز سنتے ہی وہ اٹھ بیٹھا بھائی یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے میں ہی آپ کا مجرم ہوں نہ چاہتے ہوئے بھی ایمان اپنے آنسو نہیں روک پایا ایمان تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے یہ میری قسمت ہے اس نے مجھے یہاں لا کر کھڑا کر دیا ہے ایمان تم رو رہی ہو غازان نے ایمان کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔ وہ خود اس وقت اتنا بے بس تھا کہ ایمان کو بھی دلاسا نہیں دے سکتا تھا اس نے ایمان کے

سامنے مصنوعی مسکراہٹ ظاہر کی اسے اپنے سے زیادہ ایمان کی پرواہ تھی وہ ساری دنیا سے لڑ سکتا تھا لیکن ایمان کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

آج اشنہ صبح سے اداس اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی بار بار سیل اٹھا کر اپنی اور غازان کی تصویریں دیکھنے لگی

اس کی آنکھوں سے آنسو بارش کے قطروں کی مانند گرنے لگے۔کیا مجھے غازان کی بات سننی چاہیے تھی وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی لگتا ہے مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے اس کے دماغ میں ان گنت سوال جنم لے رہے تھے۔اشنہ میں نے صرف تم سے محبت کی ہے غازان کی باتیں اسے شدت سے یاد آ رہی تھیں نہیں میں نے اچھا نہیں کیا مجھے غازان کی بات سننی چاہیے تھی۔اشنہ کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا کیا پتہ

وہ سچ کہہ رہا ہو نہیں یہ میرا وہم ہے دوبارہ اشنہ نے سر جھٹک کر اپنے بستر سے اٹھی اور مونہہ ہاتھ دھونے لگی۔

جاوید صاحب ہماری بیٹی ماشااللہ سے جوان ہو گئی ہے مجھے لگتا ہے اس کی شادی کر لینی چاہیے شکیلہ بیگم نے جو کب سے یہ بات اپنے دل میں چھپی بیٹھی تھی جاوید صاحب سے کہہ ڈالی تم سہی کہہ رہی ہو بیگم مجھے بھی فکر ہے۔اچھا وہ میری بہن سدرہ ہے نا اس کا بیٹا ارسلان اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جاوید صاحب نے جیسے شکیلہ بیگم سے رائے لی جی بہت ہی پیارا لڑکا ہے ماشاءاللہ اب تو وہ اپنے والد کا بزنس بھی بہت اچھے سے سمبھال رہا ہے۔شکیلہ بیگم نے اپنی بات مکمل کی میری بہن نے کئی بار باتوں ہی باتوں میں مجھ سے اشنہ کے رشتے کی بات کی ہے اور ان کے درمیان باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اچھا میں بات کرتا ہوں سدرہ سے لیکن اس سے پہلے ہم اپنی بیٹی سے مشورہ ضرور کریں گے وہ ہماری اکلوتی بیٹی ہے یہ نہ

سمجھے کہ ہم اس کے ساتھ زبردستی کر رہے ہیں جاوید صاحب نے سنجیدگی سے کہا اور شکیلہ بیگم نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔

آج بہت دنوں بعد غازان خوش دکھائی دے رہا تھا اس کی وجہ ایمان کی شادی تھی والدین ظاہری طور پر جتنا بھی خوش ہوں لیکن اپنی اولاد کو پریشان دیکھ کر ان کا دل کٹ جاتا ہے یہی حال پچھلے دو ہفتوں سے ملک افنان کا تھا انہوں نے غازان کو پال پوس کر بڑا کیا اتنے دنوں بعد ملک افنان نے غازان کو خوش دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔

آج وہ فرحان کے ساتھ قریبی پارک میں بیٹھا ہوا تھا فرحان یار کیا ہی اچھا ہوتا اشنہ آج میرے ساتھ ہوتی اور ہم اکٹھے ایمان کی شادی کراتے۔ ایک ماہ مکمل ہونے کے بعد بھی اشنہ اس کی روح میں سمایا ہوا تھا۔ سچ کہتے ہیں جب کسی سے پیار ہو جائے تو اسے بھلانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ غازان نے کبھی بھی اشنہ کو دل سے برا

نہیں کہا بس اپنی قسمت میں لکھا سمجھ کر صبر کر لیا۔میرے یار تم پریشان نا ہو میں بات کرتا ہوں غزالہ سے فرحان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

یونیورسٹی سے گاؤں جانے کے بعد اشنہ نے اپنا نمبر تبدیل کر لیا غازان نے اس دوران کئی بار اشنہ کے نمبر پر کال کی لیکن نمبر ہمیشہ آف رہتا۔غازان نے غزالہ سے بھی بات کرنے کی زحمت نہ کی وہ ہمیشہ سوچتا جس کو اس نے اپنی جان سے بڑھ کر چاہا تھا اس نے ہی میری باتوں کا یقین نہیں کیا تو غزالہ کیسے میری باتوں پہ یقین کرتی۔

یار کچھ فائدہ نہیں غزالہ سے بات کرنے کا غازان نے بے بسی سے کہا فرحان کا دل کٹا جا رہا تھا اب اس نے دل میں تہیہ کر لیا کہ اشنہ اور غازان کو ملانے کے لیے اگر اسے زمین اور آسمان کو ایک کرنا پڑا تو وہ بھی کرے گا۔

بھائی صاحب میں تو کہتا ہوں اس بار ایمان کی شادی پہ اپنی بہن کو بلا لیں۔ملک افنان اس وقت اپنے چھوٹے بھائی ملک سبحان کے گھر آئے ہوئے تھے۔کتنا عرصہ ہو گیا ہے ہم نے کبھی اپنی بہن کی خبر نہیں لی اب آپ بھی اپنی انا کو ختم کریں ۔آپ ٹھیک کہتے ہیں سبحان بھائی واقعی میں نے اچھا نہیں کیا میں اس کا بڑا بھائی تھا مجھے ایک باپ کی طرح اس کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔ملک افنان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔بھائی صاحب ابھی کچھ نہیں بگڑا ہم اپنی بہن کو منا لیں گے ملک سبحان نے تسلی دیتے ہوئے کہا آپ فکر نہ کریں ایمان میری بھی بیٹی ہے میں خود بہن کے پاس جا کر معافی مانگوں گا اور ایمان بیٹی کی شادی کی اطلاع دوں گا ملک افنان نے فکر مندی سے کہا۔انسان کے اندر جتنا بھی انا کیوں نہ ہو ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان اس انا کو پالتے پالتے تھک جاتا ہے یہی حال ملک افنان کا تھا برسوں بعد ملک افنان سب کچھ بھلا کر اپنی انا کے آگے ہار بیٹھے۔

www.novelsclubb.com

ہم جو دوست ٹھہرے

از حافی بلوچ

قسط نمبر #7 (سیکنڈ لاسٹ ایپی)

دن بہت تیزی سے گزر رہے تھے کئی دنوں سے غازان اشنہ کو بہت یاد آرہا تھا وہ اکثر غازان کے ساتھ گزرے پل کو یاد کرتی تھی شائد اسے اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا تھا۔ جاوید صاحب نے بھی کئی دنوں سے اشنہ کے رشتے کا ذکر نہیں کیا۔ یا یوں کہیں وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس کی بیٹی کی پڑھائی میں حرج ہو۔

اُشنہ بیٹی کہاں ہو؟ شکیلہ بیگم کچن میں کھانا بنا رہی تھی تبھی اشنہ جو ساتھ والے کمرے میں موبائل پہ مگن تھی اپنی امی کی آواز پہ چونک گئی اور دوڑ کر کچن میں آ گئی۔ جی امی کیا بات ہے اشنہ نے نرمی سے کہا۔ بیٹی مجھے تم سے ایک بات پوچھنی ہے شکیلہ بیگم نے سنجیدگی سے کہا۔ اشنہ کیا تم کسی کو پسند کرتی ہو اشنہ ایسے ٹھٹک گئی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیسے چوری پکڑی گئی ہو نہیں امی لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں اشنہ نے لڑکھڑاتے ہوئے کہا میری پیاری بیٹی ڈر کیوں رہی ہو میں نے تو ایسے پوچھ لیا دراصل میں تمہاری ماں ہوں مجھے ہمیشہ تمہاری فکر رہتی ہے کہ کسی دن تم اپنے گھر کی ہو جاؤ۔ شکیلہ بیگم روہانسی ہو گئی امی کیا میں آپ لوگوں پہ بوجھ ہوں میں کہیں نہیں جانے والی میں آپ کے پاس ہی رہوں گی اشنہ نے معصومیت سے کہا اچھا میری بیٹی تم اپنے کمرے میں چلو میں تمہارے لیے کھانا لاتی ہوں شکیلہ بیگم نہیں چاہتی تھی کہ وہ اشنہ پہ دباؤ ڈالیں اس لیے فلحال اس نے یہ معاملہ وقت پہ چھوڑ دیا۔

آج بہت دنوں بعد غزالہ اشنہ کے گھر آئی ہوئی تھی اور اشنہ کو باہر گھمانے کے لیے لے گئی اشنہ یار تم کتنی کمزور ہو گئی ہو کیا بات ہے میری جان غزالہ نے اسے پیار سے کہا اشنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے عرصے سے جس بوجھ کو وہ اپنے دل میں لیے بیٹھی تھی آج وہ دل کھول کر رو رہی تھی غزالہ نے بھی اسے کچھ نہیں کہا وہ چاہتی تھی کہ اشنہ روئے تاکہ اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہو۔ غزالہ میں نے بہت بڑی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

غلطی کی ہے مجھے غازان کی بات سننی چاہیے تھی اشنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا تم سہی کہہ رہی ہو اشنہ ابھی کچھ نہیں بگڑا تم ابھی غازان کو ملاؤ میں بات کرتی ہوں اس سے ہم منالیں گے اسے وہ تم سے محبت کرتا ہے مجھے یقین ہے غازان تمہیں معاف کر دے گا غزالہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔میں نے اس ک ساتھ بہت برا کیا ہے غزالہ میں اس کا سامنا کیسے کروں گی۔اشنہ نے بے بسی سے کہا۔اشنہ نے اپنے بیگ میں ہاتھ ڈالا وہاں اس کا سیل نہیں تھا اسے یاد آیا اس نے تو سیل بھی گھر چھوڑ آئی ہے۔چلو کوئی بات نہیں کل اس سے بات کر لیں گے غزالہ نے صورت حال دیکھتے ہوئے کہا۔اچھا اشنہ چلو گھر چلتے ہیں تمہاری امی پریشان ہو رہی ہو گی غزالہ نے اٹھتے ہوئے کہا کچھ دیر بعد وہ گھر کے لیے روانہ ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

یہ اشنہ بھی نہ ہر وقت اپنی کوئی نہ کوئی چیز بھول جاتی ہے۔شکیلہ بیگم اشنہ کے کمرے سے کھانے کے برتن لینے گئی تو اشنہ کے سیل۔کو سامنے بیڈ پر پڑے دیکھ کر حیران رہ گئی۔شکیلہ بیگم نے ایسے ہی بے دھیانی سے اشنہ کے سیل کو دیکھنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لگی۔ سیل کی سکرین پہ اس نے جس کی تصویر دیکھی شکیلہ بیگم کے پاؤں سے جیسے زمین نکل گئی۔ غازان۔۔۔۔غازان کا اشنہ سے کیا تعلق ہے شکیلہ بیگم نے اشنہ کے موبائل میں غازان کی تصویر دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگی۔ شکیلہ ب بیگم کا دماغ چکی کی طرح گھومنے لگا اور اس کے پرانے زخم پھر سے تازہ ہو گئے۔

بھائی جان میں جاوید سے محبت کرتی ہوں اور اس کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی۔ میری بہن ایک دفعہ جاوید کی اسٹڈی کمپلیٹ ہونے دو پھر میں خود بات کروں گا اس سے ملک افنان نے پیار سے کہا اس دن ملک افنان اور ملک سبحان اپنی حویلی میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت غازان دو سال کا تھا شکیلہ ان کی اکلوتی بہن تھی یونیورسٹی پڑھتے ہوئے شکیلہ اور جاوید کی کافی انڈراسٹینڈنگ تھی۔ جاوید اس وقت گریجویٹ کر رہا تھا ملک افنان چاہتا تھا کہ جاوید پہلے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے پھر شکیلہ کی شادی کریں گے لیکن ملک سبحان اپنی بہن کی خوشی میں خوش تھے ملک سبحان کے اصرار کے باوجود ملک افنان شکیلہ اور جاوید کی شادی کرنے پر آمادہ ہو

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گیا۔ایک ہفتے بعد ملک افنان نے شکیلہ اور جاوید کی شادی کر دی لیکن شادی کے بعد ملک افنان نے دوبارہ شکیلہ کے گھر قدم نہیں رکھا البتہ ملک افنان کبھی کبھی اپنی بہن کے گھر جایا کرتے تھے۔ملک افنان نے کبھی بھی غازان سے شکیلہ کا ذکر نہیں کیا۔شکیلہ بیگم ماضی سے حال میں آگئی۔اتنے تک اشنہ بھی گھر پہنچ گئی تھی۔شکیلہ بیگم نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔

اشنہ بیٹی میری بات سنو اشنہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی اپنی امی کی آواز سن کر واپس شکیلہ بیگم کے پاس آگئی۔اپنی امی کے ہاتھ میں اپنا موبائل دیکھ کر اشنہ ٹھٹک گئی بیٹی یہ غازان کی تصویر تمہارے موبائل میں کیسے آگئی اور تم غازان کو کیسے جانتی ہو اپنی امی کے مونہہ سے غازان کا نام سن کر اشنہ حیران رہ گئی۔امی آپ غازان کو کیسے جانتی ہیں اشنہ نے حیرانی سے پوچھا۔پہلے تم بتاؤ کہ غازان کا تمہاری ساتھ کیا تعلق ہے۔امی وہ ہماری یونیورسٹی میں پڑھتا ہے اور اشنہ نے شروع سے لے کر آخر تک سب کچھ اپنی امی کو بتادیا۔تو میری پیاری بیٹی اتنے دنوں سے اس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیے اداس ہے شکیلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا اور اشنہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس کی امی کیا کہہ رہی ہے۔ بیٹی غازان تمہارا کزن ہے تمھارے ماموں ملک افنان کا بیٹا شکیلہ بیگم نے سب کچھ اشنہ کو بتا دیا۔ اشنہ کو دکھ تو بہت ہوا مگر وہ آج بہت خوش تھی کیوں بچپن سے لے کر آج تک اس نے یہی سمجھا تھا کہ اس کا کوئی رشتے دار نہیں ہے آج اپنی امی کے مونہہ سے حقیقت سن کر دل ہی دل میں خوش ہونے لگی۔ میری بچی تم پریشان نہ ہو میں خود بات کرتا ہوں بھائی سے غازان کو ہم خود منا لیں گے شکیلہ بیگم نے پیار سے کہا۔ اشنہ تو جیسے ہواؤں میں اڑنے لگی اور اپنے کمرے میں آ کر غزالہ کا نمبر ملانے لگی۔

شام کے وقت فرحان کسی کام کے سلسلے میں بازار گیا ہوا تھا اچانک اس کے موبائل کی گھنٹی بجی۔ سکرین پہ ان ناؤن نمبر دیکھ کر فرحان حیران رہ گیا۔ فرحان میں غزالہ بات کر رہی ہو کیسے ہو؟ سلام کے بعد غزالہ نے فرحان سے کہا جی میں ٹھیک ہوں فرحان نے جواباً سلام کیا ڈیڑھ ماہ کے بعد غزالہ کی آواز سن کر اس کے جسم میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

جیسے جان آگئی۔ پھر غزالہ نے شروع سے لے کر آخر تک اشنہ کی کہی ہوئی باتیں فرحان کو بتادیں۔ اومائی گاڈ لیکن غازان کو میں بچپن سے جانتا ہوں اس نے کبھی بھی اپنی پھپھو کا ذکر نہیں کیا فرحان نے حیرانگی سے کہا۔ فرحان غازان کو پتہ نہیں ہے صرف اس کے گھر والے ہی جانتے ہیں اچھا میں جو کچھ کہہ رہی ہوں تم ویسا کرو لیکن ایک بات ذہن میں رکھو غازان کو اس بارے میں پتہ نہیں چلنا چاہیے ورنہ ہمارا سارا پلان ختم ہو جائے گا۔ غزالہ تم فکر نہ کرو میں سب کچھ سنبھال لوں گا فرحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف سے غزالہ نے کال کاٹ دی۔ بہت دنوں بعد غزالہ سے بات کر فرحان کو کچھ سکون ملا اور ساتھ خوش بھی ہوا اشنہ اور غازان کو ملانے کے لیے جو ارادہ اس نے کیا تھا غزالہ نے اس کا کام آاور بھی سان کر دیا۔

دوسرے دن شکیلہ بیگم اور جاوید صاحب چارپائی پہ بیٹھے ہوئے تھے شکیلہ بیگم نے غازان اور اشنہ کے بارے میں جاوید صاحب کو سب کچھ تفصیل سے بتادیا۔ جبکہ

www.novelsclubb.com

اشنہ کچن میں چائے بنا رہی تھی۔ تبھی دروازے پہ دستک ہوئی۔ بیگم ذرا دیکھو تو کون آیا ہے جاوید صاحب شکیلہ بیگم سے مخاطب ہوا اور وہ دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ دروازہ کھولتے ہی شکیلہ بیگم کے پاؤں سے جیسے زمین نکل گئی سامنے ملک افنان کو دیکھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ یہ خوشی کے آنسو تھے برسوں بعد وہ اپنے بڑے بھائی جسے وہ اپنے باپ کی طرح سمجھتی تھی کو دیکھ رہی تھیں۔ ملک افنان نے شکیلہ بیگم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور جاوید صاحب کے سے گلے ملے۔ میری بہن مجھے معاف کر دیں میں نے آپ لوگوں کے ساتھ اچھا نہیں کیا نہیں بھائی صاحب آپ ہمیں شرمندہ نہ کریں یہ سب تو قسمت کے کھیل ہوتے ہیں۔ اتنے تک اشنہ اندر سے چائے لے کر آئی اور ملک افنان نے کو سامنے دیکھ کر اسے یقین نہیں آیا اور ان کے سامنے حیران کھڑی رہی آؤ میری بیٹی ملک افنان نے اشنہ کو پیار سے کہا۔ اشنہ نے آگے بڑھ کر ملک افنان کو گلے لگایا۔ ماموں میں آپ سے ناراض ہوں غازان کو لے کر نہیں آئے اشنہ نے

www.novelsclubb.com

معصومیت سے کہا۔اشنہ بیٹی غازان بیچارہ تو آپ لوگوں کے بارے میں جانتا بھی نہیں ہے ہم اسے سرپرائز دیں گے۔ملک افنان نے پیار سے کہا۔دراصل میں اگلے ہفتے ایمان بیٹی کی شادی ہے میں خود آپ کو انوائٹ کرنے آیا ہوں میں چاہتا ہوں کہ ایمان کی شادی ہم اکٹھے کریں ملک افنان نے ادب سے کہا۔واہ ایمان آپی کی شادی ہے میں تو ضرور چلوں گی اشنہ نے خوشی سے کہا کیوں نہیں بیٹی تم اکیلی نہیں اپنے ماں باپ کے ساتھ آؤ گی ملک افنان نے اشنہ کے سر پہ شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔بھائی صاحب ہم کل ان شاءاللہ آجائیں گے آپ پریشان نہ ہوں شکیلہ بیگم نے ادب سے کہا۔بہت دیر تک ملک افنان ان سے باتیں کرنے بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

امی بابا کہاں گئے ہوئے ہیں۔غازان اپنی امی کے ساتھ بیٹھا دوپہر کا کھانا کھا رہا تھا تبھی اس نے سلمہ بیگم سے پوچھا۔بیٹا تمہارے بابا کسی کام کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے ہیں شام تک آجائیں گے سلمہ بیگم نے اپنی بات مکمل کی کھانا کھانے کے بعد

غازان اپنے کمرے میں آیا جیسے ہی اس نے لیپ ٹاپ کھولا موبائل پہ گھنٹی بجی سکرین پہ وقاص کالنگ لکھاد کھائی دیا جی وقاص بولو کیا بات ہے غازان نے کال پک کرتے ہوئے کہا۔وقاص کی بات سنتے ہی غازان کے اوسان خطا ہو گئے اچھا یار میں ابھی پانچ منٹ میں آتا ہوں غازان نے جلدی سے الماری میں سے کچھ پیسے اٹھائے اور سیدھا بائیک کی طرف چل پڑا۔امی میں کسی دوست کے پاس جا رہا ہوں شام تک واپس آجاؤں گا غازان نے جلدی سے کہا اچھا بیٹا جلدی آجانا سلمہ بیگم نے اندر سے آواز لگائی غازان نے اثبات میں سر ہلایا اور جلدی سے بائیک سٹارٹ کر کے گھر سے روانہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

ہم جو دوست ٹھہرے

از حافی بلوچ

قسط نمبر #8(آخری)

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اشنہ یار مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ غازان تمہارا کزن ہے۔اس وقت غزالہ اور اشنہ دونوں اشنہ کے گھر بیٹھی ہوئی تھیں تبھی ان کے درمیان باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ہاں غزالہ مجھے تو خود بھی یقین نہیں آیا جب امی نے مجھے یہ سب کچھ بتایا ورنہ میں تو ہمیشہ یہی سوچتی تھی کہ ہمارا کوئی رشتے دار نہیں ہے لیکن آج میں بہت خوش ہوں اشنہ نے پیار سے کہا۔اچھا وہ غازان وہ تمہیں معاف کرے گا غزالہ نے اسے سنجیدگی سے کہا۔اب مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے کیوں کہ اب میرے پیارے ماموں ہیں ناوہ غازان کو منالیں گے غازان ان کی بات کبھی نہیں ٹالتا اشنہ نے اپنی بات مکمل کی تم سہی کہہ رہی ہو غزالہ نے اثبات میں سر ہلایا۔اچھا اشنہ تمہیں ایک بات بتاؤں غزالہ نے مسکراتے ہوئے کہا ہاں بولو اشنہ غزالہ کی طرف گویا

www.novelsclubb.com

ہوا۔مجھے ناوہ اچھا لگتا ہے غزالہ نے شرماتے ہوئے کہا۔کیا۔۔۔۔کیا کون اچھا لگتا ہے تمہیں ذرا مجھے بھی پتہ چلے اشنہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔بتادوں ہاہاہا غزالہ دھیرے سے مسکرائی اب بتا بھی دو غزالہ سسپینس کیوں کریٹ کر رہی ہو اشنہ نے

بے صبری سے کہا۔فرحان۔۔۔۔فرحان مجھے اچھا لگتا ہے غزالہ نے جلدی سے فرحان کا نام لیا۔وہ میری پیاری دوست یہ کب سے معاملا چل رہا ہے مجھے خبر بھی نہیں چلنے دی تم نے اشنہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔نہیں ایسا کچھ نہیں ہے اس نے صرف میرے رشتے کے بارے میں پوچھا تو تم نے کیا کہا اشنہ نے مسکرا کر پوچھا میں نے کیا کہنا تھا بس یہی کہہ دیا کہ میں سوچ کر تمہیں بتاؤں گی غزالہ نے اپنی بات مکمل کی۔ارے واہ تم دونوں تو ہم سے بھی کچھ قدم آگے نکلے۔اشنہ نے غزالہ کو داد دیتے ہوئے کہا۔اچھا ہم بھی نا باتیں کرنے بیٹھ گئے۔کل ہم غازان کے گھر جا رہے ہیں اگلے ہفتے ایمان کی شادی ہے۔تم بھی ہمارے ساتھ چلنا بلکہ اپنے امی ابو کو بھی ساتھ لانا۔اشنہ نے اسے تفصیل سے اگاہ کیا۔سہی اب چلنا تو پڑے گا آپ کے ماموں نے جو انوائٹ کیا ہے۔غزالہ نے پیار سے اشنہ کی گال پہ تھپکی دیتے ہوئے کہا۔اچھا اشنہ میں چلتی ہوں امی انتظار کر رہی ہو گی غزالہ نے اٹھتے ہوئے کہا اور اشنہ سے اجازت لے کر اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

غازان جب وقاص کے پاس پہنچا تو وقاص نے اسے تفصیل سے سب کچھ بتادیا غازان آگ بگولا ہو گیا اچھا تو وہ میرے بابا کو پھنسا رہے ہیں میں دیکھتا ہوں کیسے وہ میرے بابا سے دھوکے سے سائن کروا کر اسے پھنساتے ہیں۔غازان غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں بس شام تک وہ کاغذات حاصل کرنے ہیں جہاں انکل کے سائن کئے ہوئے ہیں۔وقاص یار تم میرے لیے اتنا سب کچھ کر رہے ہو حلانکہ نواز خان تمہارا انکل ہے غازان نے شکرانہ لہجے میں کہا۔غازان میں جانتا ہوں نواز خان میرے انکل ہیں لیکن آپ کے بابا نے مجھے بیٹا کہا ہے اب میں بھلا اس انسان کی عزت کیوں خراب ہونے دوں جو مجھے اپنے بیٹے کی طرح سمجھتا ہے وقاص نے سنجیدگی سے کہا۔غازان تم پریشان نہ ہو میں نے بہت کچھ بندوبست کرلیا ہے وقاص نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نواز خان گورنمنٹ کی جانب سے پلزاور سرکاری عمارات بنانے والا ایک منتخب افیسر تھا۔اور آج کل وہ ایک پل بنوار ہا تھا اس پل میں استعمال شدہ میٹریل حکومت نے ملک افنان سے ڈیل کیا۔اور نواز خان اس خالص میٹریل کو اپنے پاس رکھ کر ناقص میٹریل استعمال کرنا چاہتا تھا تاکہ پل وقت سے پہلے گرے اور ملک افنان سرکار کی نظروں میں گر جائے۔۔نواز خان یہی سوچ رہا تھا لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ ملک افنان کا ایک بیٹا بھی ہے جس کو اس کے ناپاک ارادوں کا پتہ چل گیا ہے۔لیکن غازان نے ملک افنان کو ابھی تک کچھ نہیں بتایا تھا اس نے اپنا اور وقاص کا نمبر بند کر دیا تاکہ وہ یہ کام آسانی سے کر سکیں۔

فرحان اور غزالہ مسلسل پانچ منٹ سے فون پہ بات کر رہے تھے۔فرحان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ غزالہ سے اپنی مرضی پوچھے۔فرحان اس سے یہی پوچھنے ہی والا تھا کہ غزالہ دوسری طرف سے کہنے لگی فرحان میں نے اپنے گھر والوں سے تمہارے حوالے سے بات کی ہے میرے گھر والے مان گئے ہیں فرحان کی خوشی کی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

انتہا نہ رہی اسے ایسے لگ رہا تھا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہو دوسری طرف سے غزالہ نے شرماتے ہوئے کال کاٹ دی فرحان ایسے خوش ہوا جیسے اس کی زندگی میں بہار آ گئی ہو۔

ایمان کی شادی کی تیاریاں پورے عروج پر تھیں دوسرے دن اشنہ اور غزالہ اپنے ماں باپ کے ساتھ ملک سبحان کے گھر آئی ہوئی تھیں۔سب رنجشوں کو بھلا کر وہ سب ایسے خوش تھے کہ جیسے ماضی میں کچھ ہوا ہی نا ہو۔بھائی غازان کہا گیا ہے شکلہ بیگم نے ادب سے کہا۔ کہیں گیا ہوا ہو گا دوست کے پاس شام تک آ جائے گا ہم اسے سرپرائز دیں گے ملک افنان نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ کل ان کا بیٹا بھی انھیں سرپرائز دینے والا ہے۔اشنہ اور غزالہ اس وقت ایمان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔اور اشنہ غازان کے بارے میں پوچھ رہی تھی ۔اشنہ غازان بھائی نے تمھیں کبھی بھی اپنے دل میں برا نہیں کہا تم پریشان نہ ہو ایمان نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔اچھا اب غازان کہاں گیا ہے میں کب سے

www.novelsclubb.com

یہاں آئی ہوئی ہوں وہ نظر ہی نہیں آرہا اشنہ نے پیار سے پوچھا وہ کسی دوست کے ہاں گیا ہوا ہے شام تک آجائے گا ایمان نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

شام تک بھی غازان گھر واپس نہیں آیا تو ملک افنان کو فکر لاحق ہوئی۔ بیگم یہ آج غازان کچھ دیر نہیں کر رہا ملک افنان نے فکر مندی سے سلمہ بیگم سے کہا۔ آپ کال کرو نا اس سے سلمہ بیگم نے افسردگی سے کہا۔ اس کا نمبر بھی آف جا رہا ہے وقاص کو بھی کال کی ہے میں نے لیکن دونوں کا نمبر بند جا رہا ہے ملک افنان نے پریشانی سے کہا اچھا فرحان سے کہو وہ کہیں سے غازان کا پتہ کرے سلمہ بیگم روہانسی ہو گئی۔ تم پریشان نہ ہو میں ابھی کال کرتا ہوں ملک افنان فرحان کو کال ملانے لگا۔

غازان تم کہاں رہ گئے ہو پلیز واپس آجاؤ میں اب کوئی دوری نہیں برداشت کر سکتی شام کو اشنہ کو پتہ چلا کہ غازان گھر پر نہیں ہے تو وہ بہت رو رہی تھی۔ میری بیٹی تم کیوں رو رہی ہو سلمہ بیگم اشنہ کے قریب آگئی۔ ممانی دیکھیں نا غازان میری وجہ سے گھر نہیں آرہا اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں یہاں کبھی نہیں آتی اشنہ کی آنکھوں

سے آنسو بہنے لگے نہیں میری بچی غازان کو تو آپ لوگوں کے بارے میں علم بھی نہیں ہے تم بلاوجہ ایسے سوچ رہی ہو تم پریشان نہ ہو غازان کال تک آجائے گا سلمہ بیگم نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

وقاص میرے دوست آج اگر تم ناہوتے تو میں یہ سب کچھ نا کر پاتا میں تمہارا کیسے شکریہ ادا کروں غازان نے اسے سنجیدگی سے کہا۔ نہیں یار شکریہ کی بات نہیں ہے میں نے صرف سچائی کا ساتھ دیا ہے اور میں نے یہ سب تمہی سے سیکھا ہے تم نے کہا تھا کہ ہمیشہ سچائی کا ساتھ دینا چاہیے وقاص نے آگے بڑھ کر غازان کو گلے لگایا۔ چلو گھر چلتے ہیں ایمان باجی کی شادی کی تیاریاں بھی کرنی ہیں وقاص نے اسے اسے جیسے یاد دلایا۔ نواز خان نے جہاں یہ ناپاک چال چلی وقاص نے چپکے سے ان کے پورے ٹیم کی ویڈیو بنالی اور اور کاغذات چوری کر کے سرکار کو پیش کیے۔ پولیس نے ثبوت کو دیکھتے ہوئے نواز خان کو جیل کے اندر بند کر دیا اور یوں وقاص نے غازان کے ساتھ اپنی دوستی نبھایا۔

www.novelsclubb.com

ناظرین آپ کو بتاتے چلیں آج کی اہم خبر گورنمنٹ کا اہلکار نواز خان کو گرفتار کر لیا ہے جی ہاں ایک بار پھر اہم خبر سے اگاہ کرتے ہیں شہر کے مشہور بزنس مین ملک افنان سے گزشتہ ہفتے غیر قانونی طریقے سے کاغذات پر سائن کر کے پل میں استعمال ہونے والے میٹریل کو ضبط کر کے ناقص میٹیریل استعمال کرنا چاہتا تھا لیکن ملک افنان کے بیٹے غازان اور اس کے دوست وقاص نے اس کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ صبح سویرے ملک افنان کے سبھی گھر والے غازان کے لیے پریشان بیٹھے تھے نیوز سن کر وہ حیرانگی سے ایک دوسرے کے چہرے کی طرف دیکھنے لگے۔ ملک افنان کا سر فخر سے بلند ہو گیا۔ اشنہ جو کل سے غازان کے بارے میں سوچ رہی تھی اپنے آپ کو کوسنے لگی سبھی گھر والے وقاص اور غازان کی جدوجہد کو سراہ رہے تھے جس میں اشنہ بھی برابر شریک تھی۔ غازان گھر پہنچا تو اپنے گھر میں رش دیکھ کر حیران رہ گیا۔ شکیلہ بیگم نے پیار سے اٹھ کر غازان کو گلے لگایا اور غازان حیرانگی سے کھڑا سب کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔ کمرے سے باہر

www.novelsclubb.com

آتی اشنہ کی نظر جب غازان پر پڑی تو اس کے قدم وہیں جم گئیں۔اب وہ پہلے والے غازان کو نہیں دیکھ رہی تھی بلکہ اسے ایسے لگا جیسے اس کے سامنے کوئی اور کھڑا ہو۔غازان کے چہرے پر خوبصورت داڑھی اور اس کے بڑھے ہوئے بال اس کی خوبصورتی میں اور اضافہ کر رہے تھے اشنہ دیوانہ وار اسے دیکھے جا رہی تھی۔کل تک غازان جو یہی سمجھتا تھا کہ اشنہ کبھی اس کی نہیں ہو سکتی آج اسے اپنے گھر میں دیکھ کر حیران رہ گیا اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آرہا تھا۔اشنہ کے چہرے پر معصومیت واضح نظر آرہی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو شکوہ بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔کاش اشنہ میں تمہیں بتا سکتا کہ میں تمہارے لیے کتنا تڑپتا رہا ۔تمہارے جانے کے بعد میں نے مسکرانا چھوڑ دیا غازان خیالوں میں اشنہ سے مخاطب ہوا۔غازان تمہیں چھوڑنے کے بعد ایک پل بھی میں خوش نہیں رہ پائی اب میں آگئی ہوں تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گی اشنہ نے جواباً خیالوں میں غازان سے مخاطب ہوئی۔آؤ میری بیٹی ادھر میرے پاس آکر بیٹھو سلمہ بیگم نے پیار

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے اشنہ کو کہا اور اشنہ جو کب سے غازان کو بغور دیکھ رہی تھی آگے بڑھ کر سلمہ بیگم کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ غازان میرے بیٹے اپنے باپ سے گلے نہیں ملو گے ملک افنان نے پیار سے کہا۔ غازان آگے بڑھ کر ملک افنان سے گلے لگ گیا۔ غازان کی آنکھوں سے آنسو آگئے وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ آنسو خوشی کے ہیں یا کسی اور چیز کے۔ واہ میرا شیر بیٹا تم نے مجھے سرخرو کر دیا ہے پھر بھی رو رہے ہو ملک افنان نے مسکرا کر کہا۔ نہیں بابا یہ خوشی کے آنسو ہیں غازان نے ہلکی سے مسکراہٹ ظاہر کی۔

غازان بیٹے یہ آپ کی پھپھو ہیں ملک افنان نے شکیلہ بیگم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور یہ جاوید صاحب اشنہ کے بابا ہیں اور اشنہ تمہاری کزن ہے۔ ملک افنان نے غازان کو تفصیل سے سب کچھ بتا دیا تو غازان کا مونہہ کھلا رہ گیا۔ وہ حیران رہ گیا کہ ان کے گھر والوں نے آج تک اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائے رکھا۔ لیکن بابا یہ سب کچھ کیسے ہوا غازان نے حیرانگی سے کہا۔ دوسری طرف سے فرحان اور غزالہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

نمودار ہوئے اور اور یکجاان کے منہ سے آواز آئی ہم جو دوست ٹھہرے۔جی بیٹا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے غزالہ نے ہی فرحان کو سب کچھ بتایا اور فرحان نے پھر مجھے تفصیل سے اگاہ کیا اور یہ غزالہ کے ماں باپ ہیں ملک افنان نے ان سب کا تعارف کرایا۔جبکہ اشنہ اور غازان حیرانگی سے فرحان اور غزالہ کو دیکھ رہے تھے دوسری طرف فرحان پر غزالہ خوشی سے محظوظ ہو رہے تھے۔

ایمان کی شادی کی تیاری غازان اور اشنہ نے مل کر کی ان دو تین دنوں کے دوران اشنہ اور غازان آپس میں گھل مل گئے۔ایمان کی شادی خوشی سے گزر گئی اس کی شادی کو خوشوار بنانے ممیں زیادہ تر اشنہ کا ہاتھ تھا یہ بات غازان نے بھی نوٹ کیا۔

ہمارے ناولز کی دنیا گرل گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے میسج "
"کریں۔03406847186

WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسرے دن غازان چھت پہ بیٹھا چائے پی رہا تھا۔اشنہ موقع دیکھتے ہی غازان کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔چائے کیسی لگی میں نے بنائی ہے اشنہ نے معصومیت سے کہا لیکن غازان کی طرف سے چپ تھا غازان مجھ سے ناراض ہو کیا مجھے معاف نہیں کرو گے اشنہ نے بے بسی سے کہا جب میں تم سے ناراض نہیں ہوں تو معافی کس بات کی غازان نے مسکرا کر کہا اور اشنہ تو جیسے لاجواب ہو گئی اور ہاں تم نے چائے بہت اچھی بنائی ہے اشنہ غازان کے مونہہ سے اپنی تعریف سن کر دھیرے سے مسکرائی اتنے تک فرحان اور غزالہ بھی چھت پہ آ گئے۔کیا باتیں ہو رہی ہیں ذرا ہمیں بھی پتہ چلے فرحان نے مزاحیہ لہجے میں کہا۔ایسی باتیں بتائی نہیں جاتی نظر لگ جاتی ہے غازان نے آنکھ دبا کر فرحان سے کہا۔اب ہم دونوں نے تم دونوں کے لیے اتنا

www.novelsclubb.com

سب کچھ کیا ہے پھر بھی ہم سے ہی سب کچھ چھپا رہے ہو فرحان نے مسکرا کر کہا۔اچھا رک پہلے تو مجھے ایک بات بتا تم دونوں کی جوڑی کیسے بن گئی غازان نے فرحان اور غزالہ سے کہا اور اشنہ کو غازان کی باتوں پہ پیار آ رہا تھا۔اب تو ہم دونوں

کی منگنی بھی ہو گئی ہے فرحان نے آنکھ دبا کر کہا اور غزالہ شرم سے نظریں نیچے کر کے دھیرے سے ہنسنے لگی۔فرحان میرے دوست واقعی تم لوگوں نے ہمارے لیے بہت کچھ کیا ہے میں آپ لوگوں کا شکریہ کیسے ادا کروں غازان نے سنجیدگی سے کہا۔نہیں میرے دوست ہم نے صرف اپنی دوستی نبھایا ہے فرحان نے مسکرا کر کہا اور کچھ دیر بعد وہ سب چھت سے نیچے آ گئے۔

ایک ہفتے کے بعد فرحان اور غزالہ کی شادی ہو گئی اور وہ خوشی سے رہنے لگے غزالہ کے والدین بھی شہر میں شفٹ ہو گئے اور اب اشنہ اور غازان کی شادی کی تیاریاں ہو رہی تھی۔ایمان تو پانچ دنوں سے مسلسل شاپنگ کر رہی تھی آخر کو اس کے بھائی کی شادی تھی۔اشنہ بہت خوش تھی دیر سے سہی لیکن وہ جس کو چاہتی تھی آج اسی کا ہمسفر بننے جا رہی تھی۔شادی حال میں اسٹیج پہ غازان فرحان اور وقاص کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔اتنی بھی کیا جلدی ہے بھابھی آ جائے گی غازان ادھر ادھر دیکھ رہا تھا تبھی فرحان نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔کچھ دیر بعد اشنہ دلہن کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

روپ میں غازان کی طرف بڑھ رہی تھی فرحان اور وقاص اسٹیج سے اٹھ کر سائیڈ کی طرف کھڑے ہو کر گلاب کی پتایاں بھکیر نے لگے۔ایمان اور غزالہ اشنہ کو اسٹیج کی جانب لا رہی تھیں جہاں غازان بیٹھا ہوا تھا۔غازان نے جب اشنہ کو ایک نظر دیکھا تو اپنی قسمت پر رشک کرنے لگا بے اختیار اس کے منہ سے شکرانے کے الفاظ نکلے۔

خدا سے شکوے شکایات خیر اپنی جگہ

مگر تجھ کو جو مری زندگی میں بھیجا ہے

خدا کے پیر جو ہوتے تو چوم آتا میں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اشنہ اور غازان کی شادی بڑے دھوم دھام سے ہوئی دوسرے دن غازان اور) اشنہ اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔اچھا کھیل کود ختم اب پڑھائی پہ توجہ دینا ہے اگلے ہفتے سے یونیورسٹی کھلنے والی ہے اشنہ نے مسکراتے ہوئے کہااوہ یہ تو میں بھول گیا تھا لیکن ایک بات میں آج تک بھولا نہیں ہوں غازان نے زور سے کہااور اشنہ کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی یہی کہ تم میری جونیئر ہو غازان نے مسکرا کر کہا اور اشنہ کے چہرے پر پھر سے خوشی ابھر آئی۔اچھا میرے سینئر صاحب اشنہ نے پیار سے کہا۔اور وہ دونوں خوشی کے ساتھ زندگی کے ایک نئے سفر کا آغاز کرنے لگے۔

ختم شد

www.novelsclubb.com

نوٹ اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں آپ کو اس ناول میں کونسا کریکٹر پسند آیا۔#